رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا بنی رسول

نانک قدرت دیکھ کر ہوئی سب کامل

مقاصد

ضوابط

KHILAFAT LIBRARY

نور

قادیان دارالامان سے ہر دوسرہ شنبہ شائع ہوتا ہے۔

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ ۶ شش ماہی عہ واعظین اور طلباء سے عہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپے سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

ایڈیٹر محمد یوسف ودوان

نمبر ۲۱

جلد ۳

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا۔ اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا پرچار کرنا۔

ضرورت ہے۔ ایک کلرک انگریزی انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی۔ دفتر کے کام سے واقف اور ٹائپ رائٹنگ جاننے والے شخص کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ سرٹیفکیٹ کی نقل درخواست کے ساتھ آنی چاہئیں۔ اور تمام درخواستیں صرف ایڈیٹر نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

زنبیل

ایک سو عثمانی شیر بندر بنی غازی کی مغربی جانب کیطرف بڑھے تو پو پھٹتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ دو اطالوی ہوائی جہاز آرہے ہیں۔ ان سے پچاس بمب کے گولے گرائے گئے۔ مگر کچھ نقصان نہ پہنچا۔ تھوڑی دیر بعد دو اطالوی بریگیڈ آئے اور دستہ کو گھیرے میں لینا چاہا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ترکی لشکر سے کمک بھیجی گئی۔ لیکن وہ ابھی پہنچے نہ پائی تھی کہ اطالوی ایک سو مردے اور دیگر سامان چھوڑ کر بھاگ گئے اطالوی افسروں کے چند گھوڑے بھی غنیمت میں ملے۔ عثمانی دستہ کے صرف تین زخمی ہوئے۔

اطالویوں نے بارہ پلٹن فوج ضلع مصراطہ کے ساحل پر اُتار کر قصر احمد پر دھاوا کرنا چاہا۔ مگر عرب باشندگان علاقہ نے ایسی سختی سے مقابلہ کیا کہ اطالویوں کو بہت سا سامان چھوڑ کر آخر سمندر کے کنارے پر پناہ لینی پڑی۔

طرابلس شہر کے متصلہ نخلستان زنزور پر تیس ہزار اطالوی فوج نے حملہ کیا مگر مٹھی بھر عثمانی شیروں نے ایک ہزار کو قتل کر کے باقی ماندہ کو بھگا دیا۔

حمص کی ترکی فوج سے دو دستوں نے کوچ کر کے متصلہ بندر لبدہ پر دھاوا کیا اطالویوں نے یہاں دو بہت بڑے مورچے بنا کر ان کے گرد اگرد دس دس گز اونچی بارہ خاردار تار کی بھی بنا رکھی تھی اطالوی مورچوں نے ترکی دستوں کو دور سے ہی دیکھ لینے پر تابڑ توڑ گولے برسانے شروع کئے مگر یہ ان کی پرواہ نہ کر کے آگے بڑھے اور باڑہ کے پاس پہنچکر تلواروں وغیرہ سے تاروں کو کاٹ کر آخر مورچوں میں جا کودے۔ اور بلا استثناء وہاں کی تمام فوج کو تہ تیغ کر دیا اور اس کے تمام مال و اسباب ذخائر حرب علم۔ اور توپوں پر قبضہ کر لیا جس وقت ایک دستہ ان مورچوں میں داخل ہوا دوسرے نے ساحل بحر کیطرف بڑھ کر دوسرے اطالوی لشکر پر حملہ کر دیا جو بشرط ضرورت مورچوں کی فوج کی مدد کے لئے وہاں خیموں میں مقیم تھا اور اس کے بڑے حصہ کو کاٹ کر دھر دیا۔ بقیۃ السیف جان بچا کر ایک متصلہ قلعہ میں جا چھپے یہ معرکے سات گھنٹہ تک رہے۔ جبوقت ترک تاروں کو کاٹ رہے تھے متصلہ مورچوں سے اطالوی فوجیں لبدہ کی فوج کی مدد کو بسرعت تمام روانہ ہوگئیں۔ مگر وہ ابھی راستہ میں ہی تھیں کہ ہمارے شیروں نے ان کو گولیوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا اور پے در پے سات حملے کر کے ان کے کشتوں کے پشتے لگا دئے اس معرکے میں اطالیوں کے ۱۷۔ افسر اور ایک ہزار سپاہی قتل ہوئے اور ترکوں کے سو شہید اور دو سو مجروح۔

ایک رات عثمانیوں نے حمص کے اطالویوں پر رات کے وقت شبخون ماری یہ ایسی خاموشی کے ساتھ بڑھے کہ ایطالیوں کے فرشتوں کو بھی خبر نہوئی اُسے اُسی وقت ہوش آیا جبکہ عثمانیوں نے اطالیوں کے مورچوں میں داخل ہو کر اُنھیں گاجر مولی کی طرح کاٹنا

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

شروع کر دیا۔ حتی کہ تھوڑی ہی دیر میں ۲۳۵۰ قتل کر ڈالے اور ۳۰۰۰ زخمی یہ رنگ دیکھ کر بقیۃ السیف اطالی فی الواقعہ دیوانے ہو گئے۔ اور کنارِ بحر کو بے تحاشہ اُٹھ بھاگے۔ اطالویوں کے اس معرکے میں بڑے افسر اور ۱۹۔ چھوٹے افسر ہلاک ہوئے۔ اور ترکوں کو اسلحہ و ذخائر حرب و خوراک کی شکل میں بے انتہا مال غنیمت ملا۔

چندن ہوئے محمود آفندی مصری والینٹیر جو ترکی فوج کے میمنہ میں ہے ایک صبح کچھ عرب لیکر سیدی عبداللہ کے متصلہ اطالوی مورچہ کیطرف آ گیا اور ہمراہیوں کو ایک کمین میں چھوڑ کر خود مورچہ کے گرداگرد پھرنا شروع کیا مگر اُسے کوئی متنفس نظر نہ آیا۔ آخر قریب ہی ایک کمینگاہ میں چھپکر بیٹھ گیا جہاں سے وہ سب کچھ دیکھ سکتا تھا مگر اُسپر کسی کی نظر پڑ سکتی تھی اُسے زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا کہ اطالوی توپخانہ کے ایک افسر کے سر پر شامت سوار ہوئی۔ اور وہ مورچہ کی فصیل پر آکر کھڑا ہو گیا محمود نے پے در پے دو فائر رائفل کے کر کے اُسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ تمام مورچہ میں کھلبلی مچ گئی توپوں کو بتی دی گئی ایک سو سے زیادہ گولے سر کئے گئے مترالیوز عبارہ توپوں سے تمام متصلہ علاقہ کو گولیوں سے ڈھانپ دیا گیا مگر محمود کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ آخر کسی کو نہ پاکر اطالویوں نے گولہ باری بند کی تو محمود کی حمیت نے گوارا نہ کیا کہ وہ دشمن کو ایسا سستا چھوٹ جانے دے وہ کمین سے نکلکر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اسپر اُنھوں نے پھر دیوانہ وار گولے برسانے شروع کئے اور جب کوئی بھی اُسے نہ لگا تو ایک دستہ اُسے پکڑنے کو بھیجا محمود چپکا کھڑا رہا جونہی دستہ قریب پہنچا اُسپر اپنے پستول کے تمام کارتوس خالی کر کے چٹانوں میں روپوش ہو گیا۔

کچھ اطالوی معہ ایک سارجنٹ کے بنی غازی کے قلعہ سے بھاگ کر ہمارے لشکر میں پناہگزیں ہوئے اور کہا کہ سوسلسٹ فرقہ کے تمام سپاہی جنگ سے بیزار ہیں اور اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ترکی لشکر میں انھیں پناہ مل سکیگی تو سب یہاں بھاگ آئیں۔ صرف درنہ میں دو ہزار اطالوی اب تک ضائع ہو چکے ہیں۔

میجر الورنباب کمانڈر بنی غازی کو بارگاہ سلطانی سے کرنیل کا رتبہ عطا ہوا ہے۔

برقہ کے عثمانی لشکر کے لئے طیاری ذخائر حرب کا کارخانہ بالکل مکمل ہو گیا ہے۔

ترکی حکومت نے انگریزی کارخانہ آرمسٹرانگ کے زیر تعمیر جہاز کی قیمت کے حساب میں ۹۱ ہزار پونڈ کی ایک قسط آخر جون میں ادا کی۔

رستم پاشا نائب وزیر بحریہ ترکی بیڑہ کے افسر اعلےٰ مقرر ہوئے ہیں۔

بنگال کے موضع پرتاب پور کے ایک متمول مہندر راجہ کے مکان پر ۱۵ جولائی کی رات کو ۳۰-۳۵ مسلح نقاب پوش ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ باشندگان دیہہ مقابلہ کے لئے جمع ہوئے تو اُن میں سے دو گولیوں سے زخمی ہوئے۔

پنجاب گورنمنٹ عازمان حج کو مطلع کرتی ہے کہ ہمراہی مستورات۔ بچوں اور ملازموں کے جدا جدا پروانہ راہداری لینے کی ضرورت نہیں البتہ سرکردہ خاندان کے پاسپورٹ میں ان کا ذکر ضرور ہونا چاہیئے۔

سلہٹ (مشرقی بنگال) کے آریا چل آشرم کے مہتمم دیانند کے خلاف ایک ہندو نے عرضی دی کہ اس نے سائل کے ایک نابالغ بھائی کو آشرم میں روک رکھا ہے۔ عدالت نے لڑکے کو پیش کئے جانے کے لئے وارنٹ جاری کیا مگر جب پولیس تعمیل کے لئے گئی تو اس کا مقابلہ کیا گیا۔ اسپر مسلح پولیس بغرض تلاشی بھیجی گئی ساکنان آشرم نے اس کا بھی مقابلہ کیا اور بندوقیں چلائیں۔ اور اس پولیس کو بھی ناچار ہٹ آنا پڑا۔ واپسی سے پہلے اُس نے بھی چھرے دار کارتوس بلوائیوں پر چلائے یہ ۶ جولائی کا واقعہ ہے اس میں ایک یورپین نائب کپتان پولیس زخمی بھی ہوا۔ ۸ کو صاحبڈپٹی کمشنر معقول جمعیت لے کر گئے اور مکان آشرم کا احاطہ کر لیا ساکنین کو دو دفعہ اطاعت کا حکم دیا گیا جن کی پروا نہ کی گئی بلکہ پھر مقابلہ ہوا تو پولیس نے بندوقوں کے کندوں سے حملہ کر کے ہر شخص موجودہ آشرم کو گرفتار کر لیا۔ کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ بعد میں عورتیں اور مسافر چھوڑ دیئے گئے۔ باقی حوالات میں ہیں اور زخمی ہسپتال میں۔

روس نے ایشیائی ترکی کی سرحد پر دو لاکھ اور ایرانی علاقہ اردسیکے متصل بیس ہزار فوج جمع کر رکھی ہے۔

کلکتہ کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع سلہٹ میں سنیاسیوں سے جو پولیس کی مڈبھیڑ ہوئی تھی اس میں ایک سنیاسی سخت زخمی ہوا جو ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان ایم۔ ایس بھی پاس کر چکا ہے نیز سنیاسی منڈلی کی عورتیں بھی معزز خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کے معالجہ کے لئے سلہٹ سے ایک ڈاکٹر وہاں گیا ہے مگر ان سنیاسی عورتوں کے وارثوں کو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ انھیں آکر لیجائیں فی الحال ان کو شریف لوگوں کے گھروں میں جگہ دیدی گئی ہے۔

ہز ہائی نس سر آغا خاں بہادر نے ولایت میں وزیر خارجیہ۔ وزیر داخلہ اور وزیر ہند صاحبان سے ملاقات حاصل کی ہے اور آپ کے لئے شہنشاہ معظم سے خاص ملاقات کرنے کا موقعہ بھی بہم پہنچایا گیا ہوگا۔

امسال پنجاب یونیورسٹی سے مسلمان طلباء امتحان ایف۔ اے میں کل ۱۲۳ پاس ہوئے۔

یورپین تہذیب کے کرشمے

وحشیانہ حالت میں انسان وحیوان کی طرز زندگی میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ جوں جوں انسان تہذیب وتمدن میں قدم رکھتا ہے دونوں کی حالت میں نمایاں فرق ہوتا جاتا ہے۔ سب سے پہلا مابہ الامتیاز انسان وحیوان میں یہ ہوتا ہے کہ جب انسان تہذیب کے کوچہ سے بلد ہوتا ہے تو وہ جامہ عریانی چاک کرکے اپنے آپ کو لباس سے متجلی کرتا ہے۔ چنانچہ شجر ممنوعہ کے پھل کھانے سے سب سے پہلی ضرورت آدم وحوا کو یہی محسوس ہوئی تھی کہ اپنا ستر جسم ڈھانکیں۔ جیساکہ قرآن شریف فرماتا ہے

فاکلا منھا فبدت لھما سوٰتھما و طفقا یخصفان علیھما من ورق الجنۃ (رپ ۱۶ س طٰہٰ ع ۱۲) چنانچہ دونوں میاں بی بی نے درخت ممنوع میں سے اس کا پھل کھالیا تو اپنی اپنی پردے کی چیزیں اپنر ظاہر ہوگئیں۔ اور لگے باغ بہشت کے پتے اپنر چپکانے لباس ساتہ جسم ہے۔ اور اس سے گرمی سردی سے بھی بچاؤ ہوتا ہے۔ قدرت نے حیوانوں کو پر و بال۔ دم وغیرہ اس قسم کی چیزیں عطا کی ہیں جن سے دونوں ضرورتیں رفع ہوتی ہیں اور اُن کو کسی دوسرے لباس کی قطعی حاجت نہیں ہوتی۔ لیکن انسان کو اپنے آپ کو سردی گرمی سے بچانے کے لئے اور ستر عورت کے لئے لباس خود مہیا کرنا پڑتا ہے۔ دُنیا کی تمام متمدن ومہذب قومیں کسی نہ کسی قسم کا لباس پہنتی ہیں اور آئے دن اپنے اپنے مذاق کے مطابق اس میں تراش وخراش اور قطع وبرید کرتی رہتی ہیں۔ تہذیب وتمدن کی ترقی کے ساتھ انسان کے لئے لباس اس حد تک ضروری سمجھا جاتا ہے کہ سوسائٹی میں بدن کا کوئی حصہ سوائے ہاتھ اور چہرہ کے برہنہ ہونا معیوب گنا جاتا ہے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ الناس باللباس

مشرکین عرب برہنہ طواف کعبہ کیا کرتے تھے اب بھی بعض قوموں نے تقدیس وتطہیر کی یہ علامت قرار دی ہے کہ انسان لباس کو خیر باد کہے۔ اور صرف لنگوٹ پر قناعت کرے۔ لیکن اسلام اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے

یا بنی اٰدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوٰتکم وریشا ولباس التقوی ذٰلک خیر ذٰلک من اٰیات اللہ لعلھم یذکرون (رپ ۸ س الاعراف ع ۱۰)

اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس اُتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپائے اور موجب زینت بھی ہو اور پرہیزگاری کا لباس سب لباسوں سے بہتر ہے یہ (یعنی لباس کا ہونا) خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ اثبات میں غور کریں ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری لباس جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح پرہیزگاری کا لباس سب لباسوں سے بہتر ہے۔ یہ (یعنی لباس کا ہونا) خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ اثبات میں غور کریں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری لباس جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسیطرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب یعنی بد اخلاقیاں دور ہوتی ہیں۔

دوسرے مقام پر ہے واللہ جعل لکم مما خلق ظلٰلا وجعل لکم من الجبال اکنانا وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر وسرابیل تقیکم باسکم کذٰلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون (رپ ۱۴ س النحل ع ۱۴)

اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سایہ بنائے۔ اور پہاڑوں سے از قسم غار وغیرہ تمہارے لئے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے کپڑے کے کرتے بنائے۔ جو تم کو گرمی سردی سے بچائیں۔ اور کچھ لوہے کے کرتے بنائے یعنی زرہیں جو تم کو تمہاری ایک دوسرے کی زد سے بچائیں یوں خدا نعمتیں تم لوگوں پر پوری کرتا ہے۔ تاکہ تم اس کے آگے جھکو۔ غور کرو لباس انسان کے واسطے بیحد ضروری ہے اور اس کے فوائد حسب ذیل ہیں:۔

KHILAFAT LIBRARY

(۱) پردہ کی چیزوں کو چھپاتا ہے۔

(۲) گرمی سردی سے بچاتا ہے

(۳) موجب زینت ہے۔

(۴) جنگی لباس (زرہیں وغیرہ) جنگ کے موقع پر کام دیتا ہے۔

(۵) بد اخلاقیاں دور کرنے کے لئے پرہیزگاری کا لباس ضروری ہے۔

نئی روشنی والے یورپین تہذیب وتمدن کے اس حد تک شیدا ہیں کہ انھوں نے لباس میں بھی یورپ کا تتبع فرض وواجب سے کم ضروری نہیں سمجھا۔ لباس وفیشن کی ایجاد واختراع میں پیرس دارالخلافہ فرانس کل بلاد وامصار اور اطراف واکناف عالم میں سیر ہے۔ پیرس میں لباس کے نئے نئے موڈ نکلتے رہتے ہیں اور نت نئی تراش وخراش کی ادھیڑبن لگی رہتی ہے۔ یورپین تہذیب کا تازہ ترین کرشمہ یہ ہے کہ اب وہاں فطرت کا سچا کمال جامہ عریانی میں نظر آتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی رسالہ دلگداز بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء سے ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے۔

یورپ میں اکثر جگہ مشہور ہے کہ بعض آوارہ عورتیں مردوں کے مجمع میں برہنہ ہوکے ناچتی ہیں مگر یہ ایک بد تہذیبی وبد اخلاقی کا فعل سمجھا جاتا تھا اور قانون کسی طرح اس کی اجازت نہ دے سکتا تھا۔ جو عورتیں ایسا کرتی بھی تھیں یہ مجال نہ تھی کہ عام مجمعوں میں ننگی ہوکے ناچیں۔ مگر فی الحال پیرس کی ایک باکمال حسینہ نے اپنا کمال عریانی

دکھا کے زمانہ کو سنوادیا کہ ننگا ہو کے ناچنا ہرگز بداخلاقی نہیں بلکہ فطرت کے بالکل مطابق اور نیچر کی سب سے زیادہ جلوہ فرمائی ہے۔ ان بی صاحبہ کا نام مس دیلانی ہے جو پیرس کی مشہور رقاصہ ہیں۔ مس دیلانی نے مختلف صحبتوں میں پوشیدہ طور پر اپنا یہ کمال دکھانے کے بعد فی الحال جرمنی کے شہر میونخ میں خاص خاص مصوروں نقاشوں اور بت تراشوں کو بلا کے ان سامنے اپنے برہنہ ناچ کا کمال دکھایا۔ پولیس کے افسر جو پرانے اصول اخلاق کے دلدادہ اور لکیر کے فقیر تھے۔ اس ناچ کو سخت بداخلاقی اور بد تہذیبی تصور کرتے تھے۔ اور مس دیلانی کی تاک میں لگے ہوئے تھے اور میونخ کے کسی تھیٹر میں وہ ننگی کھڑی ہوئی ناچ رہی تھی۔ کہ پولیس نے دخل بیجا کر کے صحبت بھر بھنڈ کر دی اور مس دیلانی کا چالان کیا۔ یہ مقدمہ جب مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا تو جرمنی کے نصف درجن مشہور و معروف صاحب کمال مصوروں نے آکے شہادت دی کہ ہم نے خود مس دیلانی کا ننگا ہوئے ناچ دیکھا ہے اور دعوی کرتے ہیں کہ یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا سائنٹیفک ناچ تھا۔ جس میں اعلیٰ ترین کمال انسانی نظر آتا ہے۔ اور ہمیں اپنے فن میں ان کے اس ناچ سے بڑی مدد ملی ہے۔ جرمنی کے سب سے بڑے نقاش پروفیسر کول باش نے کہا یہ رقص علم و فن کی حیثیت سے بڑے اعلیٰ ترین کمال کا ظاہر کرنے والا اور بہت ہی معزز و مہذب تھا۔ میں اپنی بی بی کو بھی یہ ناچ دکھلانے کو لیگیا تھا اور انھوں نے بھی تسلیم کیا کہ اس میں کوئی اعتراض کے قابل بات نہیں ہے۔ میونخ کی آرٹسٹ سوسائٹی کے پریزیڈنٹ پروفیسر پٹرسن نے شہادت میں اس سے بھی بڑھ کر ارشاد فرمایا میں تو اسدن خوش ہونگا جب ایسے کمالات بجائے منتخب لوگوں کے عوام کے سامنے اور خلقت عام کے مجمع میں دکھائے جایا کرینگے۔ اور تہذیب انسانی کی یہ ترقی عام مخلوق کے لئے ایک نعمت عظمی ہوگی انسانی جسم کے حسن و جمال کے اظہار سے تہذیب میں کسی قسم کا رخنہ نہیں پڑ سکتا۔

الغرض ایسی زبردست اور زوردار شہادتیں پیش ہوئیں کہ پولیس کو ایسے مہذب اور شائستہ فعل پر مس دیلانی کے چالان کرنے پر ندامت ہوئی اور جوری نے فیصلہ سنایا کہ مس دیلانی اپنے اس رقص سے ایک فن کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہی تھیں اور یہ عذر کہ ان کا یہ فعل اخلاق عامہ کے اصول کے خلاف تھا بالکل لغو و بے بنیاد ہے۔ !!!

جن لوگوں نے تاریخ کو نظر غائر سے پڑھا ہے وہ جانتے ہیں کہ جب کسی ملک کو خدا تعالیٰ نے آسودگی اور مرفہ الحالی عطا فرمائی تو اس ملک کے لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔ یہی حال فی زمانہ یورپ کا ہے۔ اس واقعہ کو دیدہ عبرت سے پڑھو اور فرمان باری تعالیٰ پر تدبر و تفکر کرو جو قرآن شریف میں اسطرح پر وارد ہوا ہے۔ واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً (پ ۱۵ س بنی اسرائیل ع ۲) اور جب ہم کو کسی گانوں کا ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے ہم اس کے خوشحال لوگوں کو کوئی سا بھی حکم دیتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانیاں کر چلتے ہیں پھر وہ بستی حکم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اس بستی کو مار کر تباہ کر دیتے ہیں۔

مولوی نذیر احمد صاحب ..... لکھتے ہیں یا تو آیت کا یہ مطلب ہے کہ خدا ایک حکم صادر فرماتا ہے اور سب سے پہلے امرا و اغنیا اس حکم کو توڑ چلتے ہیں۔ یعنی نافرمانی خوشحال لوگوں سے شروع ہوتی ہے۔ پھر امیر و غریب سب وبال نافرمانی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور واقع میں ایسا ہی دیکھا بھی جاتا ہے۔ کہ اکثر امیر ہی زیادہ تر مبتلائے فسق و فجور رہتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ چونکہ خدا بندوں کا اور اُن کے افعال کا خالق ہے۔ یعنی بندے بُرا بھلا جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا ہی نے ان کو کرنے کی قدرت دی ہے۔ اس سے فرمادیا ہے کہ ہم امیروں کو حکم دیتے ہیں اور وہ نافرمانی کر چلتے ہیں تو یہ ان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء کی طرح کی بات ہوئی۔

علامہ شبلی نعمانی سلمہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں خدا کی مشیت یا حکم یا ارادہ کا ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ فطری اور شرعی خدا نے جن چیزوں کی جو فطرت بنائی ہے اس کو بھی حکم اور ارادہ کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے۔ پس اس آیت میں وہی فطری حکم مراد ہے یعنی جب کوئی مقام تباہ ہونا ہوتا ہے تو وہاں کے لوگوں کی طبیعتوں میں بدکاری کا مادہ پیدا کیا جاتا ہے اس لئے وہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے۔

یورپ میں فسق و فجور اور بدکاری کی گرم بازاری ہے قوانین قدرت اٹل ہیں۔ قدرت ہمیشہ فسق و فجور اور بدکاری کی پاداش میں ہلاکت و بربادی کے نتائج مترتب کیا کرتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

نورالدین تاجر چرم گوجرانوالہ

KHILAFAT LIBRARY

چینی ترکستان کے مشہور قصبہ ختن میں چینی سپاہیوں اور دیہاتیوں نے ایک روسی رعیت سعید آقندی کے مکان کا احاطہ کر کے اُسے جلادیا۔ مکان میں اسوقت ایک سو آدمی جو بیز روسی رعایا تھے موجود تھے جن میں سے اکثر قتل کر دئے گئے۔

روسی سفیر متعینہ پیکن نے واقعہ ختن کے ہرجانہ کے متعلق چینی حکومت سے مجرموں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

نامہ نگار نے ورنہ کے میدان جنگ سے اطلاع دی ہے کہ ورنہ کے قریب ایک ترکی کمک کی اطالوی کمک سے ڈٹھ بھیڑ ہو گئی کچھ دیر تک اطالوی جمے رہے مگر آخر اپنا سامنہ لیکر بھاگ نکلے۔

نوٹ کات رائیں

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر خالصہ سماچار غور سے پڑھیں۔

خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب اپنی ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم پچھلے سال آپ (ایڈیٹر نور) کے سوالات کے جوابات اپنے پرچہ میں دے چکے ہیں۔ اس کی نسبت ہم معزز ہمعصر خالصہ سماچار کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ گذشتہ سال عاجز ایڈیٹر "نور" تقریباً تمام سال بعارضہ آشوب چشم بیمار رہا اس لئے میں کوئی لکھنے پڑھنے کا کام نہیں کر سکا۔ اور بیماری کی افراتفری میں آپ کے اخبار کے پچھلے سال کا فائل بھی محفوظ نہیں رہ سکا۔ اگر آپ اپنے اخبار کے پچھلے سال کے وہ پرچے جن میں آپنے ایڈیٹر نور کے سوالات کے جوابات دئے ہیں بذریعہ وی پی بھیجدیں تو انشاء اللہ تعالیٰ میں بڑے شوق سے پڑھونگا۔ اگر اس میں صداقت ہوئی تو میں انشاء اللہ خوشی کے ساتھ اسنا و صدقنا کہونگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرا دل وسیع بنایا ہے۔ اور اگر اس میں بھی زیر بحث مسئلہ سے اجتناب کر کے ادھر اُدھر کی باتوں سے کالمز پُر کئے گئے ہونگے تو پھر مجھے اس کا دھڑلے سے پول کھولنے میں بھی کچھ تامل نہیں ہوگا۔ اس بات کو آپ نوٹ کر لیں۔

اسی مضمون کے اخیر پر آپ نے کچھ رکیک حملات ایڈیٹر نور پر کئے ہیں۔ سو اس کا جواب ہم نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ اگر ایڈیٹر نور بھی تھوڑی تھوڑی باتوں سے ذاتی حملات پر اُتر آئے تو پھر ایڈیٹر نور اور ایڈیٹر سماچار میں کیا فرق رہیگا۔ محقق کا کام ہی کہ وہ امر واقع اور زیر بحث مسئلہ پر بحث کرے ذاتی حملات سے کیا غرض

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کو بھول گئے؟ (ایڈیٹر)

مسیحی بھیڑوں کی ترقی کیلئے مکتی فوج کا ایک نیا کام

مکتی فوج والے ہندوستان میں جن مختلف ذریعوں سے مسیحی بھیڑوں کی تعداد میں بدن اضافہ کر رہے ہیں وہ اب کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حال میں ہی عیسیٰ مسیح کے گلے بڑھانے کے لئے ایک اور تجویز سوچی گئی ہے۔ چند دن ہوئے شملہ میں مسٹر ڈی آر ایبٹ مشیر مال گورنمنٹ پنجاب۔ قید خانوں کے انسپکٹر جنرل مسٹر گریسی قانونی مشیر اور مکتی فوج کے کمشنر جنرل بوتھ ٹکر ان اصحاب کی ایک مختصر کمیٹی اسبات پر غور کرنے اور اس کے متعلق قواعد کی ترتیب کے لئے ہوئی کہ لاہور کے جیلخانہ میں جو مجرم ابھی لڑکے اور نوجوان ہیں انھیں ان کی مرضی سے مکتی فوج والوں کے حوالے کیا جائے۔ مکتی فوج والے جیل روڈ لاہور پر ایک بستی بنا رہے ہیں جہانکہ ایسے قیدیوں کو رکھ کر ان سے بُری عادات چھوڑانے کی کوشش کی جائیگی۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ تمام لڑکے جو کہ عموماً ہندو یا مسلمان ہوتے ہیں اپنے آبائی دھرموں کو چھوڑ کر مسیحی بھیڑوں کی تعداد کو بڑھائینگے اس میں شک نہیں کہ پاپیوں کو سدھارنا اور ان کو نیک راستہ پر چلانا بذات خود ایک عمدہ کام ہے اور ہر ایک مذہبی۔ سوسائٹی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کام کو کرے۔ لیکن کیا مسلمان انجمنوں اور سناتن دھرم اور ہندو سبھاؤں کا یہ فرض نہیں ہے کہ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ ایسے مجرم بچوں کو مکتی فوج والوں کے حوالے کرے وہ خود اُن کو اپنے ہاتھ میں لیکر ان میں اصلاح کا کام کریں

اسلامی انجمنیں جو اشاعت اسلام یا حمایت اسلام کا نام لیکر لوگوں کی پاکٹوں کو متحرک کرتی ہیں انکے لئے یہ نیا کام ان کی فوری توجہ کا محتاج ہے۔

اشاعت اسلام اور حمایت اسلام کا دم بھرنیوالی انجمنیں توجہ کریں

مکتی فوج کے مذکورہ بالا اپنی مذہب کی اشاعت کے طریق کو پڑھ کر کیا اسلامی انجمنیں اس پر غور نہیں کرینگی کہ وہ اپنے بھولے بھٹکے بھائیوں کو مسیح مذہب کے منہ میں جانے سے بچالیں۔ اسلام کی طرف سے جو فرض علماء اسلام اور اسلامی انجمنوں کے کندھوں پر رکھا گیا ہے کیا اس کا یہی نتیجہ ہونا چاہیئے۔ کہ ذمہ دار لوگ اسبات کو سنتے ہوئے نہیں بلکہ دیکھتے ہوئے کہ ان کے گوشت کے پوست کو نہایت بیدردی کے ساتھ اُنسے الگ کیا جا رہا ہے مگر ان کے کان پر جوں تک نہ رینگے۔ ایک طرف شدھی سبھا کو دیکھئے ابھی کل کا ہی ذکر ہے کہ یکلخت ۸۰۰ بھولے بھٹکے مسلمانوں کو ورغلا کر ارتداد کے گڑھے میں پھینکدیا اور ابھی ایک اخبار میں پرسوں ہی میں نے پڑھا ہے کہ دو گانوں اور اسی طرح بھولے بھٹکے مسلمانوں کے شدھ کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں دوسری طرف مکتی فوج اور مسیح مشنری اندر ہی اندر ہمارے گوشت کے پوست کو ہم سے الگ کر رہے ہیں۔ تیسری طرف سکھ صاحبان گو ان کے کام میں ستائش اور نمود نہیں مگر وہ چپکے چپکے مسلمانوں کے سر پر کیس رکھوا کر انھیں سنگھ بنا رہے ہیں اور پھر مسلمانوں کو چڑانے کے لئے کسیکا نام تو پیغمبر اسنگھ رکھا جاتا ہے اور کسیکا نام خدا سنگھ اگر ہمارا یہی لیل و نہار ہے تو بس یاد رکھو کہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جب ہم اسکے نتیجہ کی حوصلہ شکن صورت کو نہایت ہی سختی سے محسوس کرینگے۔ مگر بعد از وقت کا افسوس ہاتھ

KHILAFAT LIBRARY

ملنے اور سر دھننے کے علاوہ اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکیگا۔ ابھی وقت ہے کہ ہم اس روکاشتی سے مقابلہ کریں۔ ہمارے مبلغین آریہ اُپدیشکوں اور مسیحی منادوں کے دوش بدوش پہلو بہ پہلو ہو کر لوگوں کو جو صداقت کے پیاسے ہیں انھیں اسلام کے آبحیات سے شیریں کام کریں۔ اسلام ایک سچائی اور قدسیت اور نور ہے قدسیت اور نور کے سامنے اس دنیا کے فوق البشر چیزیں ہرگز ہرگز نہیں ٹھہر سکینگی۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کے سامنے اسلام کے نور کو رکھیں ورنہ بغیر اس کے لوگوں کو کسطرح علم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ بہرحال علماء اسلام اور اسلامی انجمنوں کا یہ فرض اولیٰ ہے کہ وہ اس فرض کو جو اسلام کی طرف سے ان کے کندھوں پر رکھا گیا ہے اس سے سبکدوش ہونیکے لئے جسقدر جلد ممکن ہو سکے اپنے بھولے بھٹکے بھائیوں کو ارتداد کے گڑھے سے نکال کر صراط مستقیم کی طرف لائیں ۔

کالجوں میں طلباء کو اپنے اپنے مذہب کی تعلیم

۲۱۔ جون کو مسٹر فریزر پرنسپل ٹرنٹی کالج کانڈی (سیلون) نے اپنے ایک لیکچر میں ہندوستان کی بیچینی کے وجوہات اور اس کے علاج کے متعلق عجیب خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر فریزر بنگال کے سابق لفٹنٹ گورنر مسٹر اینڈریو فریزر کے فرزند ہیں مسٹر فریزر کے خیال میں ہندوستان کی موجودہ بیچینی کا سبب انگریزی تعلیم ہے۔ اور اس کا علاج وہ یہ بتلاتے ہیں کہ کالجوں اور سکولوں میں انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیجائے وہ کہتے ہیں کہ طالبعلموں کو مذہبی خیالات دینا باقی ہر قسم کے علم کی نسبت ضروری ہے۔ مسٹر فریزر کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے کالج میں مختلف مذاہب کیواسطے علیحدہ علیحدہ مذہبی تعلیم دینے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ عیسائیوں کو ان کے اپنے عقیدے کے مطابق تعلیم دیجاتی ہے بودھوں کو ان کے اپنے عقیدے پر اور اسیطرح مسلمانوں کو بھی۔ مسٹر فریزر کے خیال میں اس کا ایک مفید نتیجہ یہ ہوگا کہ طالبعلم دوسرے مذہبوں کے واسطے عزت محسوس کرینگے۔

اگر پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصص میں بھی اس طریقہ کو رائج کیا جاوے . . . . . تو شاید یہ طریقہ نتیجہ کے لحاظ سے کچھ زیادہ مفید ثابت نہو ایک نو زائدہ مذہب جسے جنم لئے ہوئے تقریباً ۵۰ سال کے لگ بھگ ہوا ہے اس کی مسلم کتاب جسے اس مذہب کے عقیدت کیش پانچوان وید بھی کہتے ہیں۔ کو پڑھ کر کبھی انسان ہندوستان کے مختلف مذاہب کو عزت کی نگاہ سے تو الگ رہا معمولی نگاہ سے بھی دیکھنا گوارا نہیں کریگا۔

کیا آریہ سماج میں پگڑیاں اُچھالنے کی گرم بازاری ہے

آریہ صاحبان کا مایہ ناز اخبار ارجن لکھتا ہے۔ پیارے بھائیو آریہ سماج تو مر گیا یا مرنے کے قریب ہے اس کے اندر سے تو سوائے چندوں کی فراہمی اور عہدے حاصل کرنے کے لئے پارٹی بازی بڑھانے کے اور کوئی آواز نہیں نکلتی۔ یا دوسروں کی پگڑیاں اُچھالنے کی گرم بازاری ہے اس لئے آریہ سماج تو اپنے اُدیش سے گر گیا۔ ضرورت ہے کہ اس کی موجودہ خطرناک لہروں سے گذر کر اصلی معنوں میں دھرم اور ویراگ کا وہ زبردست سیلاب ملک میں جاری کیا جائے جو ان لہروں کو بھی اپنے اندر بہاتا ہوا ملک کی تمام خرابیوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کرلے جائے۔ ایک گوتم بدھ کے بعد بھارت ورش میں اُس جیسے ہزارہا بدھ ہو گئے۔ جنہوں نے بڑی بیغرضی کے ساتھ اپنے گورو کے اُدیش کا پرچار کیا۔ اُن کے گرد گوتم بدھ کا خاص اُدیش کیا تھا صرف ویراگ۔ یہ ویراگ ہی کی طاقت تھی کہ مہاتما بدھ کے نام لینے والے آجکل دنیا کی تمام آبادی میں زیادہ حصہ رکھتے ہیں۔ مگر سوامی دیانند کے بعد اُن جیسا ایک بھی دیانند پیدا نہیں ہوا۔ اس کی ذمہ دار پبلک کی اودیلا کے ساتھ ایک حد تک سوامی دیانند کی اتفاقیہ موت بھی ہے۔ اگر وہ چند سال اور بھی زندہ رہجاتے اور سدھانت کے علاوہ ویراگ کی طرف بھی پبلک کو کھینچنے کی کوشش کرتے تو یہ حالت نہوتی جو آجکل نظر آرہی ہے۔

ویدک مکتی کیا ہے

(اخبار ارجن اپنے مسلم شاستروں کے حوالہ سے کہتا ہے کہ جو انسان اس دنیا میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں اُن میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے وہ انسان ہوتے ہیں جو گیان کے کم ہو جانے کے باعث مکتی سے واپس آتے ہیں تاکہ گیان کو پھر مکمل کر کے مکتی میں واپس چلے جائیں۔ یہی مہاں پُرش بہت سخت ریاضت کر کے ایشور سے مکمل گیان حاصل کرتے ہیں اسی گیان کا نام وید ہے۔

اس سے دو نقص ویدک مکتی خانہ پر عائد ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ ویدک مکتی خانہ عارضی ہے۔ عارضی چیز کبھی قابل اعتماد یا بھروسہ نہیں ہو سکتی۔ اور جسپر اعتماد یا بھروسہ نہو وہ چیز کبھی عوام الناس کو مستقل طور پر اپنی طرف راغب نہیں کر سکتی۔ کیونکہ حقیقی محبت اور رغبت دائمیت کو چاہتی ہے۔ نہ کہ عارضیت کو۔ کیونکہ اگر ملازم کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں گورنمنٹ صرف دو ماہ تو مجھے عہدہ ڈپٹی کمشنری پر فائز کر کے میرے ساتھ کمال خوشی کا اظہار کریگی۔ مگر دو ماہ کے بعد فوراً مجھے ڈپٹی کمشنری سے گرا کر معمولی کچہری کا محرر یا چپڑاسی بنا دیگی تو کوئی ذی ہوش ایسی گورنمنٹ کی ملازمت کو قبول کریگا۔ نہ صرف ملازمت کو قبول کرنا ہی بلکہ ایسی گورنمنٹ کے لئے کبھی اس کے دل میں محبت بھی پیدا نہیں ہوگی۔ اور نا ہی کوئی ایسی گورنمنٹ کو

KHILAFAT LIBRARY

عاقل گورنمنٹ کہیگا جو آج تو ایک کوٹھی کمشنری سے سدہ پر فائز کرتی ہے کل بغیر کسی قسم کے قصور کے اس ڈپٹی کمشنر کو ڈپٹی کمشنری سے گرا کر کچہری کا چپراسی بنا دیتی ہے۔

اور پھر یہ الزام اس احکم الحاکمین پر لگانا جو دیا کل اور کر پالے یعنی رحیم وکریم ہے اس رحمٰن ورحیم کی ذات پر ایک صریح کذب اور بہتان ہے۔

گورنمنٹ اچھی ہے یا ویدک ایشور۔

پنڈت راج نراین صاحب ارمان ایڈیٹر ارجن مجھے معاف فرماویں میں بڑے ادب اور الحاح کے ساتھ اُن سے استفسار کرتا ہوں کہ دنیاوی گورنمنٹ جب کسیکو ڈپٹی کمشنر یا تحصیلداری کے عہدہ پر تعینات فرماتی ہے تو صرف یہی نہیں کہ صرف اُسے تحصیلداری یا ڈپٹی کمشنری کے عہدہ پر ہی محدود رکھتی ہے بلکہ اگر وہ نیک نیتی اور خوش اسلوبی سے کام کرے تو ایک تحصیلدار یا ڈپٹی کمشنر سے ترقی کرتے کرتے نا صرف کمشنر یا لفٹنٹ گورنر ہی بن سکتا ہے بلکہ وائسرائے بھی ہو سکتا ہے مگر ویدک ایشور آج اگر کسی کو کسی کے اعمال سئہ کی وجہ سے کمتی خانہ میں ڈالتا ہے تو کل بغیر کسی قسم کے قصور کے اُسے کمتی خانہ سے نکال کر اس درلی دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ اب فرمائیے ویدک ایشور اچھا یا دنیاوی گورنمنٹ جو ایک ملازم کو ڈپٹی کمشنر سے وائسرائے بنا سکتی ہے۔ اور پھر کمتی تو ہوئی اعمال صالحہ سے اور پھر کمتی سے اخراج کس علت کا نتیجہ ہوا۔ ارمان صاحب جوابدیں۔

ویدک کمتی خانہ کی رہائش اچھی یا ایک بنئے کی نوکری

ایک دوکاندار کا ملازم دس روپیہ کی ملازمت سے ترقی کرتا کرتا سو روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کی ماہوار تنخواہ تک ترقی کر سکتا ہے۔ مگر کمتی خانہ میں جاکر صرف یہی نہیں کہ انسان وہاں روحانی مدارج میں ترقی کر کے کمتی خانہ میں روحانیت یا معرفت میں ترقی کر سکے بلکہ ایک خاص وقت کے بعد اسے مجبوراً کمتی خانہ کو چھوڑ کر اس درلی دُنیا میں آنا پڑتا ہے۔ اب فرمائیے کہ کمتی خانہ اچھا جس سے چند روز کے بعد انسان کو مجبوراً وہاں سے اپنا بوریا بندھنا اُٹھا کر دوبارہ دنیا میں آنا پڑتا ہے یا ایک دوکاندار کی نوکری اچھی۔ جس میں وہ دس روپیہ سے لیکر سو دو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ ماہوار تنخواہ تک ترقی کر سکتا ہے پنڈت راج نراین صاحب ارمان ایڈیٹر ارجن جواب دیں۔

یہ دنیا اچھی یا کمتی خانہ

اس کے آگے چلکر ایڈیٹر صاحب ارجن تحریر فرماتے ہیں کہ گیان کے کم ہو جانے سے انسان کمتی خانہ سے نکلکر اس دنیا میں آتا ہے اور پھر اس دنیا میں گیان حاصل کر کے کمتی خانہ کو دوبارہ لوٹ جاتا ہے۔ اب ہندو ازم یا ویدک دھرم کی نجات کے متعلق یہ تھیوری جو ایک محقق اور اس خداوند قدوس کے ساتھ جو سب کا رازق اور خالق ہے کے متعلق جس قدر بھی وہ اور شبہ میں ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے گیان تو بڑے لوگوں کی سنگت اور صحبت سے کم ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ایک نیک آدمی چور اور اچکوں۔ ڈاکوؤں وغیرہ کی صحبت میں بیٹھیگا تو لاریب اس کی قدسی قوت مسخ ہوتی جائیگی اگر وہ نیکوکاروں اور نیک شعاروں کی صحبت اختیار کریگا تو لاریب اس کی قوت قدسیہ اور گیان دن دوگنا اور رات چوگنا ہوتا جائیگا۔ اب ہم پنڈت راج نراین صاحب ارمان سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ کمتی خانہ میں نیک ارواح ہیں یا بد تو اس کے جواب میں ہر ایک یہی کہیگا کہ کمتی خانہ میں وہی جائیگا جو نیک ہوگا۔ بدکاروں کو کمتی خانہ سے کیا تعلق تو اب سوال یہ ہے کہ قدسی وجود یا ارواح کے باہمی اکٹھے رہنے سہنے یا میل جول یا تعلق سے یہ لازمی نتیجہ ہونا چاہیئے تھا کہ ان کی قوت قدسیہ میں نمایاں سے نمایاں ترقی ہوتی۔ مگر پنڈت راج نراین صاحب ہندو فلسفہ کے ذریعہ یہ فرماتے ہیں کہ کمتی خانہ میں جاکر ارواح کی قوت قدسیہ کم ہو جاتی ہے پھر اس گیان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ارواح کو اس دنیا میں آنا پڑتا ہے۔ اب اس سے ایک ہر آدمی کے دل میں اس کمتی خانہ کے متعلق دو خیال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کمتی خانہ میں ایسے سامان موجود ہیں جو ارواح کی قوت قدسیہ کو کم کرتے رہتے ہیں اور دوم ویدک کمتی خانہ کی رہائش سے یہ دنیا ہزار درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ کمتی خانہ میں جاکر گیان رفتہ رفتہ کم ہوتا رہتا ہے مگر دنیا میں آکر یہ گیان دوبارہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اب کمتی خانہ سے یہ دنیا ہزار درجہ بہتر ٹھہری۔ بدیں وجہ کمتی کا خیال فضول ٹھہرا۔ ذرا ارمان صاحب غور فرماویں

سکھوں نے ڈیڑھ لاکھ نفوس کو شدھ کر لیا

ایک سکھ ہمعصر لکھتا ہے کہ میرپور علاقہ جموں میں بسنے والی قوم جو ہندوؤں کے نزدیک ایک نیچ نیچ قوم شمار کی جاتی ہے اسے سکھوں نے عرصہ کی لے دے اور جدوجہد کے بعد آخر شدھ کر لیا۔ ہم اس بات کے دیکھنے سے نہیں کہ سکھوں نے اس نیچ قوم کو شدھ کیوں کیا۔ ہم اس بات کے دل وجان سے متمنی ہیں کہ جن قوموں کو ہندوؤں کے شاستروں نے اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے نیچ قرار دیا ہے انھیں نیچتا کے تحت الثریٰ سے نکال کر انسانی مساوات کے پلیٹ فارم پر لایا جاوے

مگر مساوات کے پلیٹ فارم پر نہیں کر سکیگے۔ ہاتھ سے بنا شدہ یا کڑاہ پرشاد لیکر کھالیا جاوے۔ بلکہ مساوات اس امر کی مقتضی ہے کہ ان کے ساتھ رشتے ناطے کئے جائیں اور اُسے حقیقی معنوں میں اپنے آگ ماگوشت کا پوست سمجھا جاوے۔ اگر خالصہ صاحبان نے اخلاقی دلیری سے کام لیکر اُن شدھ شدھیوں کے ساتھ رشتے ناطے شروع کر دیئے تو یہ حقیقی معنوں میں شدھی کہلائیگی۔ ورنہ اسے بھی دیگر شدھیوں کی طرح ہاتھی کے دانت سمجھنا چاہیئے جہانتک تجربہ کا سوال ہے شاید پیروان سکھ ازم اپنے سینے کو اس قدر فراخ کرنے کے لئے تیار نہوں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال میں سربراہ دربار صاحب کی طرف سے جو ایک مقدمہ چلایا گیا تھا وہ یہی نہیں کہ کسی خاص امر کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ بلکہ اس سے سکھ دھرم کی پوزیشن بہت کچھ مذہبی مہاراج کے ورن بیوستھا کو مضبوط سے مضبوط کرتی ہے۔ اور پھر اس وقت ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔ جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسوقت کسی سکھ اخبار نے اس کے برخلاف اپنی آواز کو بلند کرنا مناسب نہ سمجھا۔

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کے لئے کام کا میدان کھلا ہے بشرطیکہ کام کرنا چاہیں

آج ہندو کانوں میں یہ آواز آتی ہے کہ فلاں جگہ آریہ سماج نے اس قدر شدھ کرلئے سکھوں نے اس قدر مسلمانوں کو کیس رکھوا دیئے۔ کتنی فوج نے اتنوں کو مسیح کی بھیڑوں میں داخل کر دیا۔ روز روز کی لگاتار آوازوں سے ہمارے جذبات کچھ اس قدر سرد بلکہ منجمد ہو گئے ہیں کہ ہم میں حس کا مادہ بالکل زائل ہو چکا ہے۔ حالانکہ اگر مسلم مبلغین چاہیں تو انھیں بڑی آسانی کے ساتھ اس میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ ایک دنیا اس بات کی خواہشمند ہے کہ ہم تحت الثریٰ سے نکال کر اخوت اور مساوات کے پلیٹ فارم پر لائے جائیں۔ وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ انھیں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی قید سے آزاد کرا کر ایک وحدہ لاشریک سے ان کی لگن لگائی جائے۔ مگر کوئی ایسا خدا کا پیارا نہیں جو یہ بیڑا اٹھا کر اسلام کے آبحیات سے انھیں شیریں کام کرے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آج ہمیں یہ آواز آتی ہے کہ فلاں گانوں شدھ ہو گیا فلاں جگہ اس قدر آدمیوں نے جنیؤ اور چوٹیاں رکھ لیں فلاں جگہ اس قدر نفوس مسیح کی بھیڑوں میں داخل ہو گئے۔ اگر یہی لیل و نہار رہا تو ہر حال ہماری سہل انگاری رنگ لائے بغیر نہ رہیگی اگر چند مسلمان کمر ہمت باندھیں تو شدھی سبھا کے طلسم کو بہت جلد توڑ سکتے ہیں۔ جو لوگ شدھی سبھا کی طرف جاتے ہیں وہ مسلمانوں سے مایوس ہو کر۔ اگر مسلمان ان نفوس کو اپنی گود میں لینے کے لئے تیار ہو جاتے تو انھیں غیر اقوام میں جانے کی ہرگز ضرورت نہ ہو۔ کیونکہ غیر اقوام اس تحریک کا نام شدھی سبھا چھوڑ خواہ کچھ رکھ لیں مگر جو وہ شدھ شدھوں کو مساوات دینے کے لئے تیار ہیں اور نہ ان کا احساس انھیں برادرانہ اخوت پر مجبور کرتا ہے۔ اور نہ ہی ان میں قوت جاذبہ ہے۔ البتہ یہ لوگ پولٹیکل تحریک کو توسیع دینا چاہتے ہیں اور پولٹیکل مفاد کی خاطر شدھی سبھا کا ڈھنڈورچا گیا ہے۔ اس تغافل کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک کنجی ہے وہ یہ کہ آج تک شدھی سبھا کے حامیوں نے کبھی شدھ شدھوں کے ساتھ نا ہی تو ملکر کھانا کھایا اور نا ہی ان سے رشتہ داریاں کیں۔ بلکہ انھیں دل سے اچھوت کا اچھوت ہی رکھا۔ گو اس وقت شدھ ہونے والے ان ہاتھی کے دانتوں کو محسوس نہ کریں۔ مگر وقت آنے والا ہے جبکہ انھیں اس خول کا روغن قاز معلوم ہو جاویگا۔

بہر حال اگر مسلمان چاہیں تو وہ اچھوت اقوام میں بہت جلد کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اچھوت اقوام کو ذلت آفریں حالت سے نکال کر ان کی نیک دعائیں ہمیشہ کے لئے اپنے حق میں لے سکتے ہیں۔

نومسلموں کو اپنے مسلمان بنانے کے لئے ندوۃ العلماء توجہ کریں

ندوۃ العلماء نے خاص توجہ شروع کی ہے۔ ندوہ کو ایک بڑے مستعد۔ پرجوش اور دولتمند گروہ یعنی آریہ سماجیوں سے مقابلہ کرنا ہے جو اس دھن میں ہیں کہ نومسلموں کو پھر ہندو بنالیں" گویا یہ مسلمانوں اور آریوں میں مذہبی جنگ ہے۔ اب یہ اندازہ لگانا کہ اس میں نصرت کا سہرہ کس کے سر پہ لہرائیگا قریب قریب مشکل ہے ہاں اگر مسلمان درحقیقت اس مذہبی جنگ میں بازی لیجانا چاہتے ہیں تو اس کی ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ جب تک مسلمان خاندانی تبختر اور اپنی فرضی شرافت کا فخر و غرور نہیں توڑینگے تب تک کامیابی ناممکن ہے۔ اگر مجھے سچ بات کہنے سے روکا نہ جاوے تو میں یہ نہایت دلیری سے کہونگا کہ جب تک مسلمان ایک نومسلم کو اپنے گوشت کا پوست نہیں سمجھینگے تب تک وہ اشاعت اسلام میں کوئی نمایاں کام نہیں کر سکینگے۔ آجکل مسلمانوں کا کسی ہمدرد نے مسلمان سے اخوت کہئے یا محبت کہئے وہ وہانتک ہی ہے جہانتک وہ ہر نراین سے محمد عبداللہ نہیں بناتا۔ جونہی وہ ہر نراین سے محمد عبداللہ بنا تو نہی آنکھیں بدلنی شروع ہو گئیں۔ ندوۃ العلماء ہو یا کوئی اور اشاعت یا حمایت اسلام کا دم بھرنے والی انجمن ہو۔ اگر وہ چاہتی ہے کہ ہندوستان میں ہم اشاعت اسلام میں کوئی نمایاں کام کریں تو پہلے اُسے ایک ایسی انجمن بنانی چاہیئے جس کا ہر ایک ممبر نمائش کے لئے نہیں بلکہ دلی درد کے ساتھ یہ عہد و پیمان کرے کہ ہم نومسلموں کو مساوات دینے کے

لئے طیار ہیں۔ اور حسب مراتب اپنے خاندان میں ان کی شادیاں کرنے میں کچھ دریغ نہوگا۔ چند چیدہ آدمی یہ کرکے دیکھ لیں اور پھر دیکھیں کہ بفضل ایزدی لوگ کسطرح کشاں کشاں دائرہ اسلام پر اُمڈے چلے آوینگے۔ اور جب تک یہ نہیں تب تک ہزار کوششیں کریں اور لاکھوں طرح سے سٹ پٹائیں مگر سوائے چوہڑوں چماروں کے شاید مشکل سے ہی کوئی اور ..... کیونکہ کون ذی ہوش ہے جو اپنے خویش واقارب۔ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کو تلانجلی دیکر محض گیدڑ والا پروانہ حاصل کرنے کے ہر نہاین سے محمد عبداللہ بنیگا۔ ایک نومسلم کو اسلام میں داخل ہوکر جو سب سے بڑھ کر تکلیف اور مشکل پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ اول تو اس کی پڑھائی اور روحانی تعلیم کے حصول کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ الا ماشاء اللہ۔ اور بجائے اس کے ایک گیدڑ والا پروانہ لکھ کر دیدیا جاتا ہے کہ جاؤ در در کی ٹکر گدائی کرتے پھرو اور دوم کسی اچھے سے اچھے خوبصورت سے خوبصورت۔ اور لائق سے لائق اور نیک سے نیک نومسلم کو بھی کوئی گھٹیل سے گھٹیل مسلمان بھی اپنی لڑکی دینے کیلئے خوشی سے طیار نہیں ہوتا ..... یہ کوئی لکی چھپی بات نہیں ہے۔ ہم کثرت سے ایسی مثالیں پیش کر سکتے ہیں کہ کس طرح ایک "نو لٹور" مسلمان کو ایک محنتی اور لائق نومسلم پر ترجیح دیجاتی ہے۔ اور سوشل حقوق دینے میں اُسے کس طرح پس پشت ڈالا جاتا ہے۔ لاریب اسلام مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے موجودہ نظارہ کو دیکھ کر بیساختہ آہ فلک دوز کھینچکر یہ کلمہ کہنا پڑتا ہے "مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب"

بہرحال اگر کوئی انجمن اشاعت اسلام میں کوئی نمایاں کام کرنا چاہتی ہے اور لوگوں کو چاہ ضلالت سے نکال کر بجائے دارالابتلاء کے اس کے لئے در اسلام کھول کر اسپر جنت کا باب وا کرنا چاہتی ہے تو پہلے اُسے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہندو اور مسلمانوں کے قومی احساس میں کیا فرق ہے؟

پچھلے دنوں ایک دو مسلم اخبار دنیں یہ انوکھی خبر شائع ہوئی تھی کہ علاقہ حیدرآباد میں ایک ہندوؤں کا گانوں مسلمان ہونے والا ہے اگرچہ ہمارا ماتھا تو اُسیوقت ٹھنکا تھا جب ہم نے بجائے کسی عملی کاروائی کے پڑھا کہ فلاں علاقہ میں ہندوؤں کا فلاں گانوں مسلمان ہونیوالا ہے مگر تاہم ہم نے حسن ظنی سے کام لیا۔ کہ شاید کوئی محمد بن قاسم یا محمود غزنوی یا حضرت اقدس اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوگیا ہو جس کے دل میں مخلوق کی خیر خواہی کی امنگ روح ہو اور وہ دل وجان سے اس امر کا متمنی ہو کہ غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں لاکر ان کے لئے بھی بہشت کے دروازے وا کئے جائیں۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ ہونا ہوانا کیا تھا۔ بلکہ اس بے پری نے وطنی بھائیوں کو اور بھی ہوشیار کر دیا کلکتہ میں ایک ہندو فرد کسی مسلم اخبار سے یہ خبر پڑھ کر کہ فلاں جگہ اس قدر ہندو مسلمان ہونیوالے ہیں بیتاب ہوگیا پہلے تو آریہ سماج کلکتہ سے مدد چاہی مگر جب وہاں سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا تو خود ہی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ سیدھا اس علاقہ میں پہنچا اور جب تک وہاں جاکر بہ تصدیق نہ کرلی کہ کوئی ایسا ہندو گانوں مسلمان ہونیوالا نہیں ہے تب تک چین نہ آیا۔ اب کسقدر حیرانی بلکہ ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہندو صرف یہ بات سُنکر کہ فلاں جگہ فلاں ہندو مسلمان ہونیوالا ہے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ کل ہی کا واقعہ ہے کہ یوپی میں یکدم ۸۰۰ مسلمان ہندو بنائے گئے مگر کسی مسلمان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ کہ وہ جاکر معلوم کرے کہ کیوں ۸۰۰ مسلم نفوس دائرہ اسلام سے منحرف ہوکر ارتداد کے گڑھے میں گر گئے کیا مسلمانوں میں غیرت حمیت اور عصبیت کا مادہ بالکل جاتا رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اُن اسلامی انجمنوں کو جو حمایت اسلام اور اشاعت اسلام کا نام لیکر لوگوں کی پاکٹوں کو خالی کرتی ہیں انھیں اس ہندوؤں کی مثال سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ جس نے جب تک یہ نہ معلوم کر لیا کہ فلاں جگہ کوئی ہندو مسلمان نہیں ہونے والا اسے نیند نہ آئی۔ معلوم نہیں اسلامی انجمنیں کس خواب غفلت میں سو رہی ہیں کیا اشاعت اسلام اسی کا نام ہے۔ کہ اشاعت اور حمایت اسلام کا نام لیکر لوگوں کی پاکٹوں کو خالی کر دیا۔ اور اس سے اپنے یا اپنے ہم نواؤں کے لئے شاہی محل کھڑے کر دئے۔ کیا قومی خدمت اسی کا نام ہے۔ اگر یہی لیل ونہار ہے تو بس پھر قوم کا بیڑا پار ہے اللہ ہمارے حال پر رحم کرے ٭

ہندو کون ہے

یہ مسئلہ درحقیقت بہی خواہان ہندو نیشن کے لئے ایک عقدہ لاینحل ہو رہا ہے کہ وہ صحیح صحیح ہندو لفظ کی تعریف کریں۔ ایک خدا کو نہ ماکر بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس کے نام کے آگے رام یا چند وغیرہ کا اضافہ ہو۔ بتوں کی پوجا کرتا ہوا بھی اپنے آپ کو ہندو کہنے کا مدعی ہوتا ہے۔ تیسرا جنیؤ نہ رکھ کر بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے۔ چوتھا چوٹی سے بیزاری ظاہر کرتا ہوا بھی اپنے آپ کو ہندو کہہ سکتا ہے۔ پانچواں گئو رکھشا سے اجتناب کرتا ہوا بھی ہندو ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم یہ حل طلب معمہ کئی دفعہ ہندو لیڈروں کے سامنے پیش کر چکے ہیں مگر کسیکو اس کے حل کرنے کی جرأت نہیں پڑی۔ اب سناتن دھرم پرچارک کو اس گوں گرہ کشائی کی جرأت پڑی ہے۔ اور ہمیں مشورہ دیتا ہے کہ ہم فروری ۱۹۱۲ء کا راجپوت گزٹ کا پرچہ پڑھیں۔ اگر درحقیقت سناتن دھرم پرچارک کے ہم وہاں ایڈیٹر کے پاس ہمارے پیش کردہ سوال کا کوئی جواب نہیں ہے

KHILAFAT LIBRARY

اور وہ راجپوت گزٹ کا حوالہ دیکر اپنا دامن چھوڑانا چاہتا ہے) تو ہم اسے چیلنج کرتے ہیں کہ وہ راجپوت گزٹ کے مضمون کا وہ ضروری حصہ جس میں "ہندو" لفظ کی صحیح تعریف کی گئی ہے اپنے پرچہ میں درج کردے۔ مگر ہمارا یقین ہے کہ سناتن دھرم کے ایڈیٹر کو ہرگز ہرگز یہ جرأت ہی نہیں پڑیگی کہ وہ ایسی جسارت کرے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ راجپوت گزٹ کے پیش کردہ دلائل پیاز کے ڈنٹھل کی طرح بیچ سے بالکل پولے ہیں۔

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

ابکی دفعہ حسب ذیل احباب کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی۔

مرزا رحمت اللہ بیگ صاحب ۱۔ خریدار۔ مولوی غلام حسین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ایک غریب کے نام پرچہ جاری کروایا۔ جناب مولاداد خانصاحب سب انسپکٹر ۲۔ خریدار۔ جناب محمد ابراہیم صاحب ۱۔ جناب مرزا غلام اللہ صاحب ۱۔ جناب کرم الٰہی صاحب اخریدار۔ جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ۱۔ جناب اے۔ آر خطیب صاحب ۱۔ جناب عبدالحکیم خاں صاحب ۳۔ جناب داروغہ فضل کریم صاحب ۱۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ تقریباً اسیقدر احباب کرام براہ مہربانی خریدار بنے۔ اللھم زد فزد۔ نور کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ نور کس طرح خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت کر رہا ہے مگر اس کی اشاعت کا دائرہ اس قدر اقل ہے جسے ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اگر ہر ایک نور کا خریدار نور کے لئے کم از کم ایک ایک خریدار مہیا کردے تو ہماری شکایت آج ہی رفع ہو سکتی ہے۔ نور کی توسیع اشاعت کے متعلق اپیلیں در اپیلیں کرتے کرتے ہمارا تو قلم بھی گھس گیا ہے مگر نتیجہ ہنوز روز

نو مسلم حفاظت فنڈ کیسحالتمیں ہے۔

میزان سابقہ ۵ ماہ

جناب داروغہ فضل کریم صاحب ۱۔ جناب چودھری میراں بخش صاحب ملتان ۱۔ ماسٹر محمد دین صاحب بی۔ اے۔ ۸ر جناب محمد ابوالحمید صاحب عاجز ۱۔ میزانکل ۱۳ ۵ ماہ

بھی خواہان ملت اس سے اغماض نہیں کر سکتے کہ نو مسلم حفاظت فنڈ کے قیام کی کس قدر اشد ضرورت ہے۔ چاہیئے تھا کہ پورا پورا مفید فنڈ ہاتھوں ہاتھ جمع ہو جاتا ہم نے بھی خواہان ملت کے سامنے یہ پروگرام رکھا تھا کہ اگر اس فنڈ میں چار صد روپیہ جمع ہو جاوے تو پھر اس سے انشاء اللہ تعالیٰ نو مسلموں کی روحانی تربیت کے لئے ایک سکول کھولا جاویگا جس میں دو چند ماہ بے فکر رہکر قرآن شریف کی تعلیم حاصل کر سکیں جس کی خاطر وہ اپنے پیارے خویش اقارب سے منہ پھیر کر اسلام کے سایہ عاطفت میں پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے اس سراسر کار خیر کے متعلق بہت کم لوگوں نے اپنی توجہ کو مبذول فرمایا ہے کیا یہ ہمارے لئے غیرت کا مقام نہیں کہ مسافر آگرہ نے ابھی کل شدھی سبھا کے لئے فنڈ کھولا اور آناً فاناً دو ہزار کے لگ بھگ روپیہ جمع ہو گیا مگر دوسری طرف ہم تقریباً سوا سال سے اس کے قیام کی نسبت اپیلیں در اپیلیں کر رہے ہیں اور ابھی بصد مشکل ۱۳ ۵ ماہ جمع ہوا ہے ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پورا پورا وثوق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ نو مسلموں کے لئے عنقریب درس گاہ کھل جائیگی اللہ تعالیٰ اسے بڑھائیگا اور وہ بڑھیگی۔ پھیلیگی۔ پھولیگی۔ البتہ ہمارے بھائیوں کی سہل انگاری اپنی یاد چھوڑ جائیگی۔

نور کے ناظرین اس کی نسبت کیا مشورہ دیتے ہیں

نور کے ناظرین سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ سکھ صاحبان نے قرآن شریف کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کر کے گورمکھی داں پبلک کو قرآن شریف کی قدسی تعلیم کی طرف سے غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ چاہیئے تو یہ تھا کہ سکھ صاحبان کی طرف سے پیدا کردہ غلط فہمیوں کا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاتا۔ تاکہ ان کے پیدا کردہ اوہام کا ازالہ ترکی بہ ترکی ہو جاتا مگر بیچارے مسلمانوں کے پاس نا ہی تو اس قدر روپیہ ہے اور نا ہی اس قدر آدمی ہیں کہ وہ سکی بہ سکی جواب دیکر مخالفین کے پیدا کردہ گرد و غبار کو دور کر کے اسلام کا روشن چہرہ ان کے سامنے پیش کرتے۔ توکل علی اللہ ہم نے اس امر کا عزم بالجزم کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو قرآن کریم کا صحیح گورمکھی ترجمہ سکھ صاحبان کے سامنے پیش کیا جاوے۔ اور میں نے اس طرز پر قرآن کریم کا ترجمہ کرنا شروع کیا ہے پہلے متن اس کے نیچے لفظی ترجمہ اور پھر اس کے بعد تشریح اور پھر تشریح میں حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کا کوئی نہ کوئی شلوک جو اس آیت کریمہ سے مطابقت کھاتا ہو۔ گو یہ کام بہت مشکل اور وقت طلب ہے کیونکہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے شلوک گرنتھ صاحب میں ایک جگہ نہیں ہیں اگر ایک شلوک ایک صفحہ پر ہے تو دوسرا ۲۰۰ صفحہ پر اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پہلے کل گرنتھ صاحب جیسی ضخیم کتاب کا مطالعہ کر کے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے کل شلوکوں کو جمع کرنا اور پھر

قران شریف کی آیات بینات سے تطبیق دینا ایک وقت اور فرصت کو چاہتا ہے۔ مگر مجھے فرصت کہاں۔ ایک تو اخبار کے وقت پر نکلنے کا کھٹراگ اسقدر دامنگیر رہتا ہے کہ اگر خدانخواستہ ایک روز بھی دیر ہو جائے تو نیند حرام ہو جاتی ہے اور پھر آنکھوں کی علالت دراز نے اسپر اور بھی ستم بپا کر دیا۔ اخیر جون تک یہ حالت رہی کہ اگر پندرہ منٹ بھی آنکھوں سے کام لیا گیا تو آنکھیں اس قدر بوجھل ہو گئیں کہ جب تک دس منٹ تک آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے یا ٹکور نہ کیگئی آنکھوں نے آگے کام کرنے سے جواب دیدیا۔ میز پر ٹھنڈے پانی کے کٹورے یا لوٹا ہر وقت موجود رہتا تھا۔ تو ایسی حالت میں جبکہ اخبار کا وقت پر نکالنا صد مشکل کو چاہتا تھا تو ایسی صورت میں قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ جیسے عظیم الشان کام کو میں کیسے ہاتھ ڈال سکتا تھا

اب میں ناظرین کے سامنے ایک مشورہ رکھتا ہوں وہ یہ کہ عاجز ایڈیٹر "نور" سال بھر اخبار کے ذریعہ خدمت کرنے کے بعد ایک پرچہ کی رخصت لیا کرتا ہے جس میں کچھ آرام اور حساب کتاب کے درست کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور یہ رخصت یکم ستمبر کے پرچہ سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی ۱۵ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوتا۔ اور بجائے اس کے یکم اکتوبر کا پرچہ شائع کیا جاتا ہے۔ اور اگر اب بجائے اسکے ۱۵ اگست کے ساتھ یکم ستمبر کا پرچہ ڈبل نکالا جاوے اور پھر اس کے بعد حسب معمول یکم اکتوبر کے پرچہ کی رخصت کیجاوے تو اس صورت میں عاجز ایڈیٹر نور کو ایک ماہ کی فرصت مل جائیگی جس میں وہ دل جمعی اور اطمینان کے ساتھ قرآن شریف کے ترجمہ کے لئے کچھ وقت نکال سکیگا۔ ممکن ہے اس میں بعض دوستوں کو "نور" کے ایک پرچہ کی جدائی کچھ شاق گذرے۔ مگر نور کی محبت کو قرآن شریف کی محبت پر قربان کر دینا پیاری قرآن شریف کے ساتھ محبت رکھنے والوں کیلئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ بلکہ عین خوشی اور راحت ہوگی۔ آخر ہم لوگ اس امر کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ بھی ایک قومی کام ہے۔ اور اگر اس قومی کام کے سرانجام کے لئے ناظرین نور سے پانچ یا چھ مہینہ کی رخصت بھی مانگ لیتا تو ناظرین کو پیارے قرآن شریف کی محبت کے سامنے پانچ یا چھ ماہ کی رخصت کوئی بڑی بات نہ تھی۔ مگر میں نور کے شروع اجرا سے ہی اس امر کا سختی سے پابند رہا ہوں کہ خواہ دقت ہو یا آسانی مگر ناظرین کو عین وقت پر پرچہ پہنچا دیا جائے۔ بہرحال قرآن شریف کے ترجمہ کے لئے میں کم از کم ایک ماہ کی رخصت چاہتا ہوں وہ بھی چھٹی یا رخصت لیکر نہیں بلکہ ناظرین نور کو نور کے پرچے بدستور بھیجکر۔ مجھے اُمید ہے کہ وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ ہمارا قرآن کریم مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بنی نوع انسان کو قبیح اعوج سے نکال کر صراط مستقیم کی طرف لائے وہ بڑی خوشی کے ساتھ میرے اس مشورہ پر صاد کرینگے۔ بہرحال ناظرین نور کی آراء ۱۵ اگست کے پہلے پہلے دفتر نور میں پہنچ جانی چاہئیں +

مسافر اور افغان

ہمعصر افغان پشاور نے نئے پریس ایکٹ کی منسوخی کے لئے تمام معاصرین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ پریس ایکٹ کی منسوخی کے لئے گورنمنٹ کے حضور خواہش و گذارش کریں۔ اسپر مسافر آگرہ رقمطراز ہے کہ یہ رائے چونکہ افغان نے پیش کی ہے اس لئے ہم اتفاق نہیں کرتے اگرچہ یہ تجویز درست ہی ہے۔ افسوس مسافر کے خیال میں اگر افغان یہ کہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں غروب ہوتا ہے تو مسافر کے تعصب کا یہ حال ہے کہ وہ کہیگا غلط ہے۔ دلیل یہ کہ افغان کہتا ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست (مسافر)

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے دیانندی بھائی کہتے ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گرہست اور سوامی دیانند کا سنیاس

کہ تم بتاؤ سوامی دیانند سے حضرت محمد صاحب کیوں افضل تھے۔ چنانچہ گذشتہ پرچہ میں ہم نے ان کو بتایا تو وہ خاموش ہو گئے اب وہ یہ کہتے ہیں کہ سوامی دیانند سنیاسی تھی اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے افضل تھے۔ مگر ہمارے خیال میں حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گرہستی ہونا دنیا کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے بہ نسبت سوامی دیانند کے سنیاس کے کیونکہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے گرہست آشرم کے بارے میں جو سبق لوگوں کو سکھایا وہ اس سبق سے ہزار درجہ بہتر ہے جو کہ سوامی دیانند نے پڑھایا۔ چنانچہ آریہ سماج کے ایک بہت پرانے کارکن جناب ماسٹر آتمارام صاحب امرتسری حال ایجوکیشنل انسپکٹر ریاست بڑودہ سوامی دیانند کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"ممکن نہیں کہ یونگ کا یہ پرکار کم از کم ہماری سوسائٹی قبول کرنے کو تیار ہو۔ میری رائے میں چونکہ سوامی جی گرہستی نہیں تھے اس لئے لازمی تھا کہ وہ گرہست کے گورکھ دھندے کے پیچوں کو اس تاریکی سے نہ محسوس کر سکیں۔ جن کو کہ ہم گرہستی بھی تجربہ کی بنا پر محسوس کر سکتے ہیں"

سوامی دیانند نے یونگ کی جو تعلیم دی ہے اس کے ناقابل عمل ہونے کے متعلق اندر کے گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ اب آریہ سماج کے ایک لائق کارکن اور سوامی دیانند کے کٹر بھگت ماسٹر آتمارام

جگا اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ چونکہ سوامی دیانند گرہستی نہیں تھے اس لئے اُنھوں نے یوگ کی تعلیم دی ہم بھی ماسٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس پہلو میں اتفاق کرتے ہیں۔ فی الحقیقت اگر سوامی دیانند حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح گرہستی ہوتے تو وہ ایک ایسے ..... مسئلہ کی تعلیم ہرگز نہ دیتے۔ جسپر کہ کوئی دیانندی گرہستی آج تک عمل کرنے کے لئے طیار نہیں ہوا۔ چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گرہستی تھے اور اُنھوں نے سوامی دیانند کی طرح یوگ کی تعلیم نہیں دی اس لئے حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گرہست آشرم سوامی دیانند کے سنیاس سے زیادہ مفید ثابت ہو رہا ہے۔ پس حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) سوامی دیانند سے افضل تھے۔ ہمارے دیانندی بھائی ہمارے بیان کی تردید کریں" (اِندر)

ویدوں کا الہام انسانوں کو ہوا یا حیوانوں کو؟

آریہ لوگ الہام کے قائل ہیں۔ مگر وہ اس الہام کے قائل نہیں ہیں جو کہ دیانندی مانتے ہیں دیانندیوں کا دعویٰ ہے کہ موجودہ چار وید جو کتابوں کی شکل میں نظر آتے ہیں یہ بعینہٖ اسی طرح شروع دُنیا سے چلے آرہے ہیں۔ اور یہی چار وید شروع دُنیا میں چار رشیوں کو ملے تھے۔ انکا دعویٰ ہے کہ جس ترتیب میں آجکل منتر لکھے ہوئے ہیں اسی ترتیب میں ان کا الہام بھی ہوا تھا۔ اگر ان کے دعوے کو درست مان لیا جاوے تو ویدوں کا الہام رشیوں کو ملا ہوا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ کہنا پڑیگا کہ ویدوں کا الہام بجائے انسانوں کے جنگل کے درندوں اور گانوں کے حیوانوں کو ہوا تھا۔ کیونکہ یجروید کا بتیسواں ادھیائے جس کو کہ پُرش سکت بھی کہا جاتا ہے ہمیں کائنات کی پیدائش کا نقشہ بتاتا ہے۔ اس کے پہلے پانچ منتروں میں مختلف کائنات اور برہمانڈ کی پیدائش کا حال ہے چھٹے منتر میں جنگلی درندوں اور گانوں کے گائے وغیرہ چوندوں کی پیدائش کا ذکر ہے ان کی پیدائش کے بعد ساتویں منتر میں رگوید۔ سام وید۔ یجروید کے ظہور یا پیدائش کا ذکر ہے۔ آٹھویں منتر میں ویدوں کی پیدائش کے بعد گھوڑے گدھے وغیرہ کا پیدا ہونا بتایا ہے۔ گھوڑے گدھوں کی پیدائش کے بعد انسانوں اور رشیوں کا پیدا ہونا منتر نمبر ۹ میں بتایا گیا ہے۔ اگر منتروں کی اس ترتیب کو بھی الہامی مان لیا جاوے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ انسانوں کی پیدائش سے پیشتر ویدوں کا الہام جنگل کے درندوں اور گھوڑوں وغیرہ کو ہو چکا تھا کیونکہ انسانوں کی پیدائش جنگل کے درندوں۔ گھوڑوں۔ گدھوں اور ویدوں کے الہام سے بہت عرصہ بعد جاکر ہوئی۔ چند روز ہوئے کہ ہم نے سوامی درشانند سے یہی سوال پوچھا تھا کہ یجروید سے ویدوں کا الہام انسانوں کو ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ حیوانوں کو الہام ہونا ثابت ہوتا ہے آپکے پاس اس کا جواب کیا ہے سوامی درشانند جی مہاراج اس سوال پر چوکڑی بھول گئے۔ یجروید منگوایا گیا۔ اور ۶ پرش سکت کے منتروں کو ترتیب وار پڑھا گیا۔ ہمارے اعتراض کا سوامی جی کو کوئی جواب نہ سوجھا تو آپ نے کمال شوق سے ارشاد فرمایا کہ ایتھنی سرشٹی میں گھوڑے۔ گدھے۔ کتے۔ بندر۔ سانپ مچھلی وغیرہ تمام جانور مکتی سے ہی واپس آئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ شروع سرشٹی میں یونیاں تیار کرکے مکتی میں واپس چلے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر گھوڑوں وغیرہ کو ویدوں کا الہام ہوگیا تو کونسی تعجب کی بات ہے کیونکہ گھوڑے بھی تو ایتھنی سرشٹی رشیوں کی طرح مکتی سے ہی واپس آئے ہوئے ہوتے ہیں (اندر)

پنڈت درشانند اور سوامی دھرمپال

مذکورہ بالا گفتگو کے دوران میں ایشور کے اننت گیان کا مسئلہ بھی چھڑ گیا ہم نے سوامی جی سے سوال کیا کہ کیا ایشور اننت گیانی ہونے کی وجہ سے اسبات کو جانتا ہے کہ وہ سروشکتیمان ہے۔ سوامی جی نے کہا ہاں جانتا ہے۔ ہم نے پھر پوچھا کہ کیا ایشور اننت گیانی ہونے کی وجہ سے یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا گیان اننت ہے اس کا جواب سوامی جی نے کمال لطافت سے یہ دیا کہ نہیں ایشور کو یہ علم نہیں کہ اس کا گیان اننت ہے کیونکہ ایشور کے نزدیک اس کا گیان اننت نہیں ہے۔ کیول ہمارے گیان کے مقابلہ میں اسکا گیان اننت ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر ایشور کے نزدیک اس کا گیان اننت نہیں ہے تو ہمیں کدھر کی مصیبت پڑی ہے جو ہم اس کے گیان کو اننت مانیں۔ جبکہ اسکا گیان درحقیقت اننت نہیں ہے۔ کیا سوامی درشانند اپنے ان وارشنک وچاروں سے جو کہ اُنھوں نے کئی بھدر پرشوں کے سامنے پرگٹ کئے تھے انکار کرسکتے ہیں (اندر)

KHILAFAT LIBRARY

عام اشتہار

گورنمنٹ ہند نے حسب سفارش گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ چارہ کی اُن جملہ کھیپوں پر جو پنجاب کے کسی دیگر سٹیشن سے ضلع منٹگمری کے سٹیشن کو روانہ کی جائیں تو اُن کھیپوں کے کرایہ کے متعلق رعائتی شرح دوبارہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء سے تاحکم ثانی جاری کیجاوینگی۔

مقام لاہور۔ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء

دستخط

امیرالدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ وقائم مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

خط کتابت میں پٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل معاف (ایڈیٹر نور)

نور کی کرنیں

محررہ منشی محمد عبداللہ بوتالوی حال منشی ضلعداری بیربوالہ

مصلحین کا طریق اصلاح

جو پاک لوگ ہوتے ہیں وہ دُنیا میں جب کسی ملک یا قوم یا شہر یا اپنی جان کی اصلاح کرنے لگتے ہیں تو اُس وقت کئی قسم کے امور اُن کے سامنے ہوتے ہیں۔ بعض باتیں ان لوگوں میں نیک مروج ہوتی ہیں۔ بعض گندی اور ایذاء کی باتیں ہوتی ہیں۔ بعض میں ذرا سا نقص ہوتا ہے۔ عقلمند مصلح جو ہوتے ہیں اُن باتوں پر غور کرتے ہیں جتنی وسعت اُن کی نگاہ میں ہوگی۔ اُنھیں معلوم ہو جائیگا کہ کچھ چیزیں عمدہ ہیں اور کچھ خراب ہیں۔ اور کچھ ذرا سی غلطی والی ہیں پھر غور کرتے ہیں کہ مقدم بات اور عظیم الشان بات کونسی ہے۔ جس کو ہم شروع کریں۔ اور باقی سب اُس میں آجائیں۔ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حال مثالاً بیان کرتا ہوں اُسوقت خطرناک معاملہ بُت پرستی کا تھا جس طرح ہندوؤں کی قوموں میں بُت پرستی ہے یہانتک کہ اُن کے مقدس شہر بنارس میں اب تک افحش قرین بت بھی موجود ہیں۔ اسی طرح عرب کا حال تھا۔ اس واسطے بُت پرستی کی اصلاح سب سے مقدم تھی۔ دوسری بلا چھوت تھی۔ ان دو چیزوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک کی تباہی کا موجب دیکھا۔ پھر ان ہر دو میں سے شرک کے استیصال کو مقدم سمجھا کہ اگر یہ انھوں نے مان لیا تو باقی کا مان جانا مشکل نہیں۔ اسی لیے تمام قرآن میں لا الٰہ الا اللہ کا وعظ ہے۔

ہمارے زمانہ میں بھی ایک چیز ہے۔ اُس نے بہت مُکھ دیا ہے۔ وہ ہے دُنیا۔ دنیا کا عجیب دھندہ ہے۔ یہانتک کہ ہر ایک لڑکے کو کئی قسم کے بوٹ چاہئیں۔ میں نے سُنا ہے کہ ۲۴ روپیہ سے ایک ایک بوٹ آتا ہے۔ پھر پتلون چاہئے دس دس بیس بیس روپیہ گز کی۔ پھر بیوی کا گون چاہئے ساڑھی پانچ ہزار کی میں نے دیکھی ہے۔ میں نے ایک کرتہ تین لاکھ روپیہ کا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پھر کپڑے کے بعد زیور کی بھرمار ہے۔ ایک دفعہ ایک زیور میری آنکھ کے سامنے آیا مجھے بالکل معلوم نہوا کہ یہ کیا زیور ہے۔ میں حیران رہگیا۔ زیور والے نے کہا کہ یہ ماتھے کا ٹیکہ ہے۔ اور تین لاکھ میں بنا ہے۔ اُس میں کچھ لوہا اور ہیرے تھے۔ لوہے کی وہاں یہ ضرورت تھی کہ اُسمیں مقناطیسی کشش لگی ہوئی تھی اور وہ ہر وقت چکر لگاتا رہتا تھا۔ پھر کھانے کیضرورت ہے مکان کیضرورت ہے۔ گھوڑے اور ہاتھی کی ضرورت ہے۔ بگی کیضرورت ہے۔ پھر بڑی بڑی تنخواہوں کیضرورت ہے۔ پھر غضب خدا کا جو کہ خدا سے لڑائی ہے یعنی سود۔ اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں ایک میرا دوست تھا اُس کے گھر میں انگریزی کا عجیب و غریب کتب خانہ تھا۔ میں اُس کو دیکھ رہا تھا میں صرف کتابوں کے نام پڑھ سکتا تھا وہ میرے پاس آکھڑا ہوا۔ میں کتابوں کے نام پڑھنے لگ گیا اُس نے کہا کہ کیا کرتے ہو میں نے کہا کہ فنیٹا عورث۔ ہیٹو کیٹ۔ کی کوئی تصنیف پسند کرتا ہوں۔ اُس نے کہا کہ یہ تو سب ناول ہیں۔ کوئی مذہبی کتاب نہیں۔ پھر میں نے ایک تیس جلد کی کتاب دیکھی۔ پوچھا یہ کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ پولیٹیکل ناول ہے۔ میں نے کہا کہ کیوں اس قدر روپیہ برباد کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ رزیڈنٹ جو آیا ہے۔ جب آیا تو میں اس سے ملا اس نے کہا کہ تمھیں علم کا شوق ہوگا۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا کہ لندن میں ایک کتب فروش ہے وہ اپنا کتب خانہ بیچنا چاہتا ہے۔ آپ اُس کا سارا کتب خانہ لے لیویں۔ میں نے مان لیا کیونکہ اگر نہ مانتا تو تکلیف پہنچتی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کتنے کا مال ہے۔ اُس نے کہا کہ کوئی تیس ہزار کا مال ہوگا۔ پھر اُس نے کہا کہ میرے بھائی کو ہتھیاروں کا شوق تھا۔ اُس کو اُس رزیڈنٹ صاحب نے ولایت کے ایک لوہار کی دوکان سے ہتھیار منگا منگا کر دیئے۔ سود کے باعث ہر سال میں پانچ کروڑ کی زمین مسلمانوں کے قبضہ سے نکلکر ہندوؤں کے قبضہ میں چلی جاتی ہے۔ سو اس واسطے ہمارے زمانہ کا جو مصلح آیا ہے اُس نے ایک ہی چھوٹی سی بات کا فکر کیا چنانچہ حضرت صاحب دین کو دنیا پہ مقدم رکھنے کی بیعت لیتے تھے۔

آیت اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ کے بارہ میں فرمایا کہ ہر ایک چیز قانون الٰہی کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ایسا ہی انسان بھی اُس کے قانون کے ماتحت ہے۔ ایک مولوی کسی جگہ ایک عہدہ پہ تھا اُس وقت میں جوان تھا اُسنے مجھ سے کہا کہ میں ایک سوال کرتا ہوں آپ مجھے جواب دیں۔ میں نے کہا کہ وہ کیا سوال ہے اُس نے کہا یہ جو تمھارا قرآن ہے یہ کتنا بھاری ہے۔ اگر سر پر رکھیں تو تھوڑی دیر میں درد ہونے لگ جاوے۔ پھر حدیث کی بہت کتابیں ہیں وہ بھی اس کے اوپر رکھدیں اور پھر فقہ کی کتابیں بھی اس کے اوپر رکھدیں پھر تصوف کی کتابیں بھی اوپر رکھدیں تو اتنے بوجھ کے نیچے تو انسان کا کچومر نکل جاوے۔ حالانکہ خلق الانسان ضعیفا۔ انسان ضعیف البنیان ہے۔ اتنا بوجھ مجھ سے تو نہیں اُٹھایا جاویگا۔ میں نے اُس کو کہا کہ ڈاکٹر کے محکمہ کے قانون کے آپ پابند ہیں وہ سر پر رکھ لیں۔ پھر اُس کے اوپر میونسپلٹی کا قانون رکھ لو۔ پھر قانون پولیس۔ اچھا ان کے عوض تعزیرات ہند بھی رکھ لو۔ پھر دیوانی کی کتابیں۔ اُس کے اوپر قانون مالی رکھ لو ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ وہ بولا اب تو ڈھیری

جان نکلنے لگ گئی۔ دراصل ہر انسان کسی نہ کسی قانون کے ماتحت زندگی بسر کر رہا ہے۔ مطلق آزاد کوئی نہیں ہے۔"

وحدت اسلامی

فرمایا ایک چیز دنیا میں عقائد کے طور پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ اور وہ عجیب بات تھی۔ مگر مسلمان اسکو بھول گئے۔ تم بچے ہو۔ نوجوان بھی ہو۔ بوڑھے بھی ہو ممکن ہے کہ تم میں سے کسیکو اثر ہو جاوے۔ وہ بات کیا ہے اللہ جلشانہٗ۔ ایک ذات پاک تمام اسماء کی جامع اُس میں ہزاروں کروڑوں اوصاف ہیں۔ تم سب ایک اللہ کو مانو۔ ایک مرکز پر آجاؤ۔ غرضیکہ ایک خدا۔ ایک قبلہ اور ایک ہی غرض ہے۔ کہ جزا و سزا میں سرخرو ہو جاویں۔ ایک ہی رسول ہے۔ اس میں پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا منشا معلوم ہوتا ہے کہ میری قوم میں لڑائی جھگڑا فساد نہو۔ سب ایک ہو جاویں۔ جب قوم میں پھوٹ پڑتی ہے تو وہ بہت دُکھی ہوتے ہیں۔ آدمی بھی نہیں رہتے۔ گھر بھی نہیں رہتا۔ دیکھو مسلمانوں نے اتفاق چھوڑا اُن کے ملک چھین چھین کر غیروں نے لے لئے اگر سوچتے تو کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ تمام مسلمان اکٹھے وضو کرتے ہیں۔ نماز میں اکٹھے کھڑے ہوتے ہیں۔ روزے ایک ہیں مکہ ایک ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کسی قوم میں ایسا وحدت کا بیج نہیں بویا گیا۔ جیسا کہ اسلام میں ہے مگر کسی کو شوق نہیں کہ ہم ایک ہو جائیں۔"

فرمایا میرا باپ ایک ہی تھا۔ دادا پڑدادا ایک ایک ہی تھے غرضیکہ میں اپنی دس گیارہ پشتوں تک گیا ہوں ایک ہی ایک تھے۔ اب ہم کو خدا نے بہت بنایا ہے۔ یہانتک کہ اب میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی تمام انگلیوں پر بھی سبکو گن نہیں سکتا جنکو خدا بہت کر دیا وہ خدا کا شکر کرے۔ اُسکو ناراض نہ کریں۔ اُن کے گھر میں بدی نہو اگر اب بھی اللہ کو ناراض کریں تو خدا اس

ویدمقدس میں ایشور کو سو سے کن اسماء سے پکارا گیا ہے

KHILAFAT LIBRARY

بغیر کسی قسم کے حاشیہ کے

(نمبر ۳)

نمبر ۴۴۔ اے اندر اور اگنی۔ نعمتوں کے عطا کرنیوالو خواہ سورگ لوگ پاتال لوک یا مرت لوک جہاں کہیں تم ہو وہاں سے یہاں آؤ اور کھلا ہوا رس پیو نمبر ۴۷۔ اے اندر اور اگنی بجز گھاتیوالے شہروں کے غارت کرنیوالو ہمیں دولت عطا کرو۔ لڑائیوں میں ہماری مدد کرو ایسا ہو کہ متراویوتا اور ورن دیوتا اور ادتی دیوی۔ سمندر دیوتا۔ دھرتی (پرتھوی) دیوی آکاش (آسمان) دیوتا یہ سب مِلکر ہماری اس دعا پر متوجہ ہوں نمبر ۴۸۔ اے انسانوں پر مہربانی کرنے والے اندر تو بھی مخلوق ہی ہے پیدائش کے وقت سے آج تک کوئی تیرا نظیر نہیں ہوا تو تینوں لوک اور تینوں کرہ ہائے آتش اور تمام اس عالم کا جو مخلوقات سے پُر ہے سہارا دینے والا ہے نمبر ۴۹۔ اے اندر جو سب دیوتاؤں میں اول درجہ کا دیوتا ہے ہم تجھے بلاتے ہیں تو نے لڑائیوں میں فتوحات حاصل کی ہیں نمبر ۵۰۔ ایسا ہو کہ اندر جو کارساز تنداور تمام مانع چیزوں جڑ سے اُکھاڑنے والا ہے ہمارے رتبہ کو لڑائیوں میں سب سے آگے رکھے۔ نمبر ۵۱۔ ایسا ہو کہ اندر ہمارا ساتھی ہو کہ ہم سیدھے راستہ سے خوراک کثیر حاصل کریں اور ایسا ہو کہ متراویوتا اور ادتی دیوی۔ سمندر دیوتا۔ دھرتی دیوی۔ آکاش دیوتا ہمارے واسطے خوراک کی حفاظت کریں۔ بہت سی مہمات کا سرکرنیوالا۔ سب دیوتاؤں سے اچھا دیوتا نعمتوں کا عطا کرنیوالا سچی طاقت والا بہادر اندر ہے جو دولت کا لحاظ کرتا ہے اور اُس شخص سے دولت چھین لیتا ہے جو جگ نہیں کرتا جیسے رہزن مسافر سے چھین لیتا ہے اور اُسے جگ کرنیوالوں کو دیتا ہے۔ نمبر ۵۰۔ اے اندر تیری سب تعریف کرتے ہیں ایسی کرپا کر کہ اور لوگوں سے ہمیں نقصان نہ پہنچے۔ نمبر ۵۲ مروت (ماروت) دیوتا تم دلیر اندر کے ہمراہ دونوں خوشی مناتے ہوئے اور یکساں شان و شوکت کے ساتھ نمودار ہوئے نمبر ۵۲۔ اے اجیت اندر ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں سے بہت کوٹ ہمارے ہاتھ آوے۔

مینھ کے برسانیوالا طاقتور اندر ہمیشہ درخواستیں قبول کرنیوالا انسانوں کو اپنی طاقت عطا کرتا ہے جیسا سانڈ گیوؤں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے حقیقت میں اندر کے گانے کے لائق یا پڑھنے کے لائق تعریف بار بار کرنی چاہیئے۔ نمبر ۵۳ اے اندر نعمتوں کے بخشنے والے اور اپنے پوجاری کی رکشا کرنے والے میں نے تیری تعریف کی ہے جو مجھ تک پہنچگئی ہے۔ اور جس کو تو نے منظور کیا ہے اے متمول اندر اس رسم میں ہمیں دولت حاصل کرنے کے لئے دلیر کر۔ کیونکہ ہم محنتی اور مشہور ہیں نمبر ۵۴۔ اے اندر ہمیں بے اندازہ بے شمار اور لازوال دولت بخش جو مویشی اور خوراک اور زندگی کا چشمہ ہے۔ نمبر ۵۵۔ اے اندر ہمیں نامور کر اور ایسی دولت دے جو ہزاروں طریقوں سے حاصل ہو اور وہ کھانے کی چیزیں جو کھیتوں سے چھکڑوں میں آتی ہیں عطا کر نمبر ۵۶ اے ستار کرتو اندر شام وید کے پڑھنے والے تیری استت کرتے ہیں۔ رگوید کے پڑھنے والے تیری تعریف کرتے ہیں جو کہ تو تعریف کے لائق ہے۔ اور برہمن تجھے بانس کی مانند بلند

KHILAFAT LIBRARY

کرتے ہیں۔ نمبر ۵۷۔ اندر نعمتیں بخشنے والا اپنے پوجاری کے مطلب سے واقف ہے۔ نمبر ۵۸ اے باسو دیوتا ہماری اس پوجا میں آکر شامل ہو۔ ہمارے منتر اور تعریف اور دعاؤں کو قبول کر۔ ہمارے جگ پر مہربان ہو۔ اور بہت خوراک دے۔ نمبر ۵۹۔ اے اندر ہمیں بڑی فیاضی سے گائیں عطا کر نمبر ۶۰۔ اے تعریف کے مستحق اندر ایسا ہو کہ ہم ہمیشہ تیری تعریف کرتے رہیں ایسا ہو کہ اس تعریف سے اے بڑی عمر والے تیری قوت زیادہ ہو اور ایسا ہو کہ یہ تعریف ہماری تجھے پسند آوے۔ تاکہ ہمیں خوشی حاصل ہو نمبر ۶۱۔ ہم اگنی کو جو دیوتاؤں کا پیغمبر اور اُن کا بلانے والا ہے اور بہت ثروت والا اور اس جگ کا سمپورن کرنیوالا ہے۔ منتخب کرتے ہیں نمبر ۶۲۔ اے روشن اگنی ہم نے تجھے کبھی کا ہوم کر کے بلایا ہے۔ ہمارے دشمنوں کو جلا دے۔ جن کی محافظ ناپاک ارواح ہیں نمبر ۶۳۔ اس اگنی کی جگ میں تعریف کرو کہ جو بڑا عاقل۔ صادق اور روشن ہے اور ہماری کا کھونیوالا ہے۔ نمبر ۶۴۔ اے روشن اگنی دیوتاؤں کے پیغمبر اس نذریں پیش کرنے والے کی حفاظت کر جو کہ تیری پوجا کرتا ہے۔ نمبر ۶۵۔ اے اگنی ہمارے جگ اور ہمارے بھوگ میں دیوتاؤں کو لا ہم نے تیری تعریف وہ منتر پڑھ کر کی ہے جو سب سے آخر تصنیف ہوا ہے ہمیں خوراک عطا کر اور دولت جو اولاد کا چشمہ ہے عنایت کر نمبر ۶۶ اے اگنی کالو یعنی رشی لوگ تجھے بلاتے ہیں۔ اور تیرے گن گاتے ہیں نمبر ۶۷۔ اے اگنی معہ دیوتاؤں کے آ۔ نمبر ۶۸۔ اے اگنی نیکاموں کو ترقی دینے والو یعنی دیوتاؤں کو جگی ہم پوجا کرتے ہیں اس نذر میں معہ اُن کی بی بیوں کے شریک کر نمبر ۶۹۔ اے اگنی انعام کی دینے والی اور رتھو دیوتا کے ساتھ جگ میں حصہ لینے والی گھر کی آگ ہو کر پوجاری کی خاطر دیوتاؤں کی پرستش کر نمبر ۷۰۔ اے ہوا پر فوقیت رکھنے والی اگنی اپنے پوجاری کو درشن دے تاکہ اُس کو معلوم ہو کہ میری پوجا قبول ہوئی۔ ترے بل آکاش اور دھرتی لرزاں ہیں تو نے اس بوجھ کو اُٹھایا ہے جس کے لیے پروہت مقرر کیا گیا۔ تو نے بزرگ دیوتاؤں کی پرستش کی ہے نمبر ۷۱۔ تو اے اگنی خواہشوں کو پورا کرنے والی ہے اپنے پوجاریوں کی دولت زیادہ کرنے والی ہے۔ نمبر ۷۲۔ اے اگنی و دولت کی خاطر ہم تیری پوجا کرتے ہیں اس ہوم کے کرنے والے کا نام کر دے ایسا ہو کہ تیری کرپا سے جو ہماری اولاد کو ہو پھر ہم یہ رسم ادا کریں۔ نمبر ۷۳۔ دھرتی آکاش اور تمام دیوتاؤں سمیت ہمیں بچا۔ نمبر ۷۴۔ اے اگنی تو ہمارے اس منتر سے جو اپنی لیاقت اور آگاہی کے موافق پڑھتے ہیں ترقی پا اور ہمیں دولتمند کر اور ہمیں دولتمند کر اور ہمیں نیک سمجھ دے اور بہت خوراک دے۔ نمبر ۷۵۔ ہم اے اگنی نذریں چڑھا کر تیری پوجا کرتے ہیں۔ اے بہت خوراک دینے والی ہمپر آج مہربان ہو نمبر ۷۶ اے اگنی تو خوشی کے دینے والے دیوتاؤں کو بلانے والی اور پیغمبر اور انسان کی محافظ ہے وہ نیک اور دیرپا کام جو دیوتا کرتے ہیں سب میں موجود ہیں نمبر ۷۷ اے اگنی خوراک کی بخشنے والی ہمارے خزانے پُر کر دے نمبر ۷۸ اے جوان اور چمکدار اگنی ہمیں ناپاک روحوں سے اور کینہ ور آدمیوں سے جو بخشش نہیں کرتا اور موذی جانوروں سے اور اُن لوگوں سے جو ہمارے مارنے کی فکر میں ہیں بچا نمبر ۷۹ اگنی کے شعلے روشن طاقتور اور خوفناک ہیں ان کا اعتماد نہ کرنا چاہیئے نمبر ۸۰ اے اگنی جو کہ امیر ہے اور تمام مخلوق کی فریاد رسی کرنیوالی ہے صبح سے نذریں دینے والے کے پاس بہت قسم کی دولت معہ عمدہ گھر کے لا آج یہاں دیوتاؤں کو اُٹھتے ہی لا نمبر ۸۱۔ آج ہم اگنی کو جو پیغمبر مکانوں کے دینے والے ہر دلعزیز دھوئیں کی جھنڈے والی روشنی بخشنے والی اور علی الصباح جو پوجاری پوجا کرتا ہے اُس کی حفاظت کرنیوالی ہے منتخب کرتے ہیں۔ نمبر ۸۲۔ تو اے اگنی جگوں کی حفاظت کرنیوالی ہے اور دیوتاؤں کی پیغمبر ہے آج یہاں دیوتاؤں کو جو صبح اُٹھتے ہیں اور سوچ کا دھیان کرتے ہیں نمبر ۸۳۔ میں سونے کے ہاتھ والے سورج کو اپنی حفاظت کے لئے بلاتا ہوں وہ پجاریوں کا درجہ مقرر کرتا ہے۔ نمبر ۸۴ سورج کی جو پانی کا مددگار نہیں ہے۔ ہماری حفاظت کے لئے تعریف کرو۔ ہم اس کی پوجا کرنے کے لئے آرزو کرتے ہیں۔ نمبر ۸۵۔ دوستو بیشک باور حقیقت ہم سورج کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ درحقیقت دولت کا بخشنے والا ہے۔ نمبر ۸۶ عاقل ہمیشہ سورج کے اُس بڑے وجود کا دھیان کرتے ہیں جب سے آنکھ آسمان کی سیر کرتی ہے۔ نمبر ۸۷۔ تو اے سورج سب سے زیادہ چلتا ہے تو سب کو دکھلائی دیتا ہے تو چشمہ روشنی کا ہے تو تمام آسمان پر چمکتا ہے۔ نمبر ۸۸۔ تو اے سورج بارت دیوتا کے سامنے نکلتا ہے، تو انسان کے رد بدن نکالتا ہے۔ اور تو اس طرح نکلتا ہے کہ تمام دیو لوگ تجھے دیکھ سکیں تو اس روشنی کے ساتھ نمودار ہوتا ہے جس کے ساتھ تو صاف کرنیوالا برائی سے بچانیوالا ہے۔ تو فراخ آسمان کو دن اور رات کا اندازہ کرتا ہوا اور سب مخلوقات کو دیکھتا ہوا طے کرتا ہے۔ نمبر ۸۹۔ تو اے سورج آرام دہندہ روشنی سے چلتا ہوا نمودار ہو کر اور اس سے بلند آسمان پر چڑھ کر میرے دل کی بیماری اور میرے بدن کی زردی کھو دی۔ روشنی کو تاریکی کے پرے دیکھ کر ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہیں جو دیوتاؤں کے درمیان ایک چیدہ دیوتا ہے (باقی آئندہ)

آٹا پیسنے کی چکی یا لوہے کا خراس

آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ اور دانہ فی گھنٹہ ۴ من پختہ تیار ہوتا ہے۔ وزن مشین تخمیناً ۷ من ۳۰ سیر پختہ ہوگا۔ قیمت درجہ اول معہ، درجہ دوم ۸ے فی من پختہ بلا ڈسرو پیہ بیعانہ آنے پر خراس دی پی کیا جاسکتا ہے اور کماد پیلنے کے بیلنے آہنی برائے فروخت ہر قسم موجود ہیں۔ مولا بخش غلام حسین کریم بخش مستریان آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

سومنگلا

یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ اور تناسخ کی لغویت تناسخ کی خوفناکیوں سے خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلیٰ کمال دلسوزی پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے قیمت صرف ۶ر ملنے کا پتہ (منیجر اخبار نور قادیان۔

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی خلہ ہر باندی وغیرہ فیتولہ ۸ر سے لیکر (ص) تک اور تیل بالوں کا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ص تک اور عرق گلاب و کیوڑہ وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطر دان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند۔ قوام شما کو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ارزاں نرخ تر تیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمانویں پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرمانویں۔ اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیئے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا بیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہیں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں۔ اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں۔ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱۴ر محصول ڈاک ۵ر دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مرتبہ کے لگانے سے یکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی ہی کھانسی ہو اس کو آرام کرتی ہے۔ اس میں یہ فوائد ہیں۔ (۱) کھانسی کو دبانا۔ (۲) سردی سے بچانا۔ (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا۔ (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۲ ۳ خوراک ایکروپیہ پیکنگ و محصول ڈاک ۵ر

(اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے)

مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر نیوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپکی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہوگئی مجھے صرف ۷ خوراک پینے سے زیادہ درکار ہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دی رہی تھی۔ اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے۔ برمن نمبر ۷ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ سبل۔ اور سرفی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۶ر قسم دوم ۴ر۔ اصلی ممیرا جس کی اصلی قیمت ۵ روپیہ فیتولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ فیتولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے)
مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلس بول سیلان منی و یبوست دور و مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ایکروپیہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی۔ اور پشاوری بادامی اور سیاہ و سفید۔ ماشی و ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور قیمت کی مل سکتی ہیں

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور